اہل سنت کا نشان
ماہنامہ بقیع کراچی
MARCH 2026
مفت سلسلہ اشاعت نمبر 381
Regd. # MC-1177

حضور سیّدِ عالم محبوبِ ربّ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا ایمان رکھنا چاہیے؟

آیاتِ قرآن کی روشنی میں

تمہیدِ ایمان

بآیاتِ قرآن

(۱۳۲۶ھ)

تصنیف

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
(متوفی: ۱۳۴۰ھ)

تصحیح و تحشیہ
علامہ انس قادری مدظلہ

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

حضور سیّد عالم محبوب رب العالمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بارے میں کیا ایمان رکھنا چاہیے؟

آیاتِ قرآن کی روشنی میں

تمہید ایمان بآیاتِ قرآن

(۱۳۲۶ھ)

تصنیف

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا امام **احمد رضا خاں** حنفی بریلوی علیہ الرحمۃ

(متوفی: ۱۳۴۰ھ)

تصحیح وتحشیہ

علّامہ **انس قادری** مدظلہ

(اُستاد جامعۃ النور)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب : تمہید ایمان بآیاتِ قرآن

سن اشاعت : رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ / مارچ 2026ء

ناشر : جمعیّت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی

فون: 021-32439799

خوشخبری : یہ رسالہ www.ishaateislam.org پر موجود ہے۔

فہرست

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
4	پیش لفظ	01
6	مسلمان بھائیوں سے عاجزانہ دست بستہ عرض	02
19	ہاں یہی امتحان کا وقت ہے	03
34	عذرِ اوّل	04
34	عذرِ دوم	05
38	فرقۂ دوم	06
39	مکرِ اوّل	07
45	مکرِ دوم	08
46	اولاً اس مکر کا جواب	09
59	تیسرا مکر	10
71	فائدہ جلیلہ	11
74	ضروری تنبیہ	12
75	مکر چہارم	13
78	مکر پنجم	14
91	ماخذ و مراجع	20

پیش لفظ

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم

ہند و پاک میں دین کی تبلیغ و اشاعت میں اولیاءِ کرام اور علماءِ اہلسنّت رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا بہت بڑا کردار ہے۔ مسلمان فاتحین نے غیر مسلموں کی گردنوں کو جھکایا مگر ان کے دلوں کو مسخر کرنے والے اولیاء وعلماء تھے۔ اسلام کے لئے ان حضرات کی قربانیاں یقیناً بے مثال تھیں اور پھر جب ایک سازش کے تحت انگریز اس خطے پر قابض ہو گئے تو یہاں کے لوگ عقائد کے اعتبار سے اہلسنّت وجماعت تھے اور رافضی اس وقت آٹے میں نمک کے برابر تھے۔ اسی لئے انگریز نے اس خطے میں اہلسنّت کو توڑنے اور اُن کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی طرف بھرپور توجہ دی۔ جس طرح اُس نے عرب میں یہ کام ہمفرے اور لارنس آف عریبیہ اور اُن جیسے دیگر جاسوسوں کے ذریعے کیا کہ اہلسنّت میں وہابیت پیدا کر دی، پس اس طرح اہلسنّت میں سے کچھ لوگ وہابی ہو گئے۔ اسی طرح اُسے برصغیر میں ایسے فرد کی ضرورت تھی جو اُن کا یہ کام کرے اور وہ تھا "اسماعیل ہلوی" ، یہ اپنے چچا حضرت شاہ عبد العزیز مُحدّث دہلوی علیہ الرحمہ کی حیات میں خاموش رہا جب ۱۲۳۹ھ میں آپ کا وصال ہوا تو اسماعیل دہلوی نے برصغیر میں وہابیت کی تبلیغ شروع کر دی، اللہ عزّوجل ،رسول اللہ ﷺ اور اولیاء کرام علیہم الرضوان کی شانِ اقدس میں بے ادبیاں کی جانے لگیں، عجیب ماحول پیدا ہوا کہ اللہ ورسول کا کلمہ پڑھنے والے اللہ ورسول کی بے ادبی کرنے لگے۔

اسماعیل دہلوی نے جن لوگوں کو بہکایا، غلط راہ پر ڈالا وہ کوئی اور نہیں بلکہ سنّی تھے پھر وہ اسماعیل دہلوی کی گمراہی سے متاثر ہو کر وہابی ہوگئے اور اس کے متبعین دو حصوں میں تقسیم ہوگئے ایک مُقلّد وہابیہ دوسرے غیر مُقلّد وہابیہ۔

انگریز اپنے مقصد میں کامیاب ہوا اور اس وقت سے لے کر سرزمین برصغیر باطل فرقوں کی آماجگاہ بن کر رہ گئی۔ اس طرح فتنوں کا یہ سلسلہ جاری رہا اور آگے بڑھتا رہا اور وہابیہ خود کو اہلسنّت وجماعت ہی کہتے رہے اور اسلام کے خلاف عقائد و نظریات کے حامل ہو کر اسی کا پرچار کرتے رہے۔ پھر چودھویں صدی ہجری کے مُجدّد کا ظہور ہوا اُنہوں نے حق و باطل کو جدا کر دیا۔

امامِ اہلسنّت امام احمد رضا نے عوام وخواصِ اہلسنّت کو حق و باطل کی پہچان دی، احقاقِ حق اور ابطالِ باطل میں اپنی پوری زندگی صَرف کردی۔ آپ کی تحریریں آج بھی اس کی شاہد ہیں۔

زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اگرچہ یہ کتاب بارہا شائع ہو چکی ہے مگر ہمارے ادارے کے ایک قابل استاد علّامہ انس زید علمہ نے بڑی محنت سے اس کتاب کے چند نسخوں کو سامنے رکھ کر تصحیح کا فریضہ انجام دیا اور نُصوص کی تخریج کی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

اور ادارہ جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) کراچی اپنے سلسلہ اشاعت 381 پر شائع کرنے کا اہتمام کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارا کین اور جملہ معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اسے عوام وخواص کے لئے نافع بنائے۔

فقط: ڈاکٹر مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی
شیخ الحدیث جامعۃ النّور ورئیس دار الإفتاء النّور
جمعیّت اشاعت اہل سنّت (پاکستان) کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین خاتم النبیین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین بالتبجیل وحسبنا اللہ ونعم الوکیل

مسلمان بھائیوں سے عاجزانہ دست بستہ عرض

پیارے بھائیو!   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالی آپ سب حضرات کو اور آپ کے صدقے میں اس ناچیز، کثیر السیآت کو دینِ حق پر قائم رکھے اور اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سچی محبت، دل میں سچی عظمت دے اور اسی پر ہم سب کا خاتمہ کرے۔ اٰمین یا ارحم الراحمین

تمہارا رب عزّوجلّ فرماتا ہے:

﴿اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا﴾ (1)

"اے نبی بے شک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا، تا کہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر

1۔ الفتح: 48/ 8، 9

کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔"

مسلمانو! دیکھو دین اسلام بھیجنے، قرآن مجید اتارنے کا مقصود ہی تمہارا مولی تبارک وتعالیٰ تین باتیں بتاتا ہے:

اوّل یہ کہ اللہ ورسول پر ایمان لائیں۔

دوم یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم کریں۔

سوم یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت میں رہیں۔

مُسلمانو! اِن تینوں جلیل باتوں کی جمیل ترتیب تو دیکھو، سب میں پہلے ایمان کو ذکر فرمایا اور سب میں پیچھے اپنی عبادت کو اور بیچ میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم کو، اس لئے کہ بغیر ایمان، تعظیم بکارآمد نہیں۔ بہتیرے نصاریٰ ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم اور حضور پر سے دفع اعتراضاتِ کافرانِ لئیم میں تصنیفیں کر چکے، لیکچر دے چکے مگر جبکہ ایمان نہ لائے کچھ مفید نہیں کہ یہ ظاہری تعظیم ہوئی، دل میں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سچی عظمت ہوتی تو ضرور ایمان لاتے۔ پھر جب تک نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلّم کی سچی تعظیم نہ ہو، عمر بھر عبادتِ الٰہی میں گزرے، سب بے کار ومردود ہے۔ بہتیرے جوگی اور راہب ترکِ دنیا کر کے، اپنے طور پر ذکر وعبادت الٰہی میں عمر کاٹ دیتے ہیں بلکہ ان میں بہت وہ ہیں، کہ لا الہ الا اللہ کا ذکر سیکھتے اور ضربیں لگاتے

ہیں مگر از آنجا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم نہیں، کیا فائدہ؟ اصلاً قابلِ قبولِ بارگاہِ الٰہی نہیں، اللہ عزّوجل ایسوں ہی کو فرماتا ہے:

﴿وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا﴾[2]

"جو کچھ اعمال انہوں نے کئے تھے، ہم نے سب برباد کر دیے۔"

ایسوں ہی کو فرماتا ہے:

﴿عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ○ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً﴾[3]

"عمل کریں، مشقتیں بھریں اور بدلہ کیا ہو گا؟ یہ کہ بھڑکتی آگ میں پیٹھیں گے۔" والعیاذ باللہ تعالیٰ

مسلمانو! کہو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم، مدارِ ایمان و مدارِ نجات و مدارِ قبولِ اعمال ہوئی یا نہیں؟۔ کہو ہوئی اور ضرور ہوئی۔

تمہارا رب عزّوجلّ فرماتا ہے:

﴿ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ا۟قْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

2۔ الفرقان: 25/ 23

3۔ الغاشیۃ: 88/ 3، 4

الْفٰسِقِیْنَ﴾ (4)

"اے نبی تم فرمادو، کہ اے لوگو! اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیبیاں، تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سوداگری جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہاری پسند کے مکان، ان میں کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ اور اللہ کے رسول اور اسکی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہے، تو انتظار رکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ تعالیٰ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا۔"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہان میں کوئی معزز، کوئی عزیز، کوئی مال، کوئی چیز، اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو، وہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہے، اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا، اسے عذابِ الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہیے والعیاذ باللہ تعالیٰ

تمہارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

«لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ» (5)

4۔التوبۃ : 9/ 24

5۔ صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول ﷺ من الایمان، رقم الحدیث 15. صحیح مسلم کتاب الایمان، باب وجوب محبۃ الرسول اللہ ﷺ من الایمان، رقم الحدیث 178

تم میں کوئی مسلمان نہ ہو گا جب تک میں اُسے اُس کے ماں باپ، اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔

یہ حدیث بخاری و صحیح مسلم میں انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے ہے، اس نے تو یہ بات صاف فرمادی کہ جو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو عزیز رکھے، ہرگز مسلمان نہیں۔

مسلمانو کہو! محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہانوں سے زیادہ محبوب رکھنا مدارِ ایمان و مدارِ نجات ہوا یا نہیں؟ کہو ہوا اور ضرور ہوا۔ یہاں تک تو سارے کلمہ گو خوشی خوشی قبول کرلیں گے کہ ہاں ہمارے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظیم عظمت ہے۔ ہاں ہاں ماں باپ اولاد سارے جہان سے زیادہ ہمیں حضور کی محبت ہے۔

بھائیو! خدا ایسا ہی کرے، مگر ذرا کان لگا کر اپنے رب کا اِرشاد سُنو!

تُمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

﴿ الٓمّٓ ○ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ﴾(6)

”کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں، کہ اتنا کہہ لینے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہو گی۔“

6۔ العنکبوت: 29/ 1، 2

یہ آیت مسلمانوں کو ہوشیار کر رہی ہے کہ دیکھو کلمہ گوئی اور زبانی اِدّعائے مُسلمانی پر تمہارا چھٹکارا نہ ہوگا۔ ہاں ہاں سُنتے ہو! آزمائے جاؤ گے، آزمائش میں پورے نکلے تو مسلمان ٹھہرو گے۔ ہر شے کی آزمائش میں یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو باتیں اس کے حقیقی وواقعی ہونے کو درکار ہیں، وہ اس میں ہیں یا نہیں؟ ابھی قُرآن وحدیث ارشاد فرما چکے کہ ایمان کے حقیقی وواقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں:

1۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تعظیم

2۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی مَحبّت کو تمام جہان پر تَقدِیم۔

تو اس کی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کتنی ہی عقیدت، کتنی ہی دوستی، کیسی ہی مَحبّت کا عَلاقہ ہو۔ جیسے تُمہارے باپ، تمہارے استاد، تمہارے پیر، تمہاری اولاد، تمہارے بھائی، تمہارے احباب، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی، تمہارے حافظ، تمہارے مفتی، تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کَسے باشد جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شان اقدس میں گستاخی کریں اَصلاً تُمہارے قلب میں اُن کی عظمت، اُن کی مَحبّت کا نام ونشان نہ رہے، فوراً اُن سے الگ ہو جاؤ، اُن کو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو، اُن کی صُورت، اُن کے نام سے نفرت کھاؤ، پھر نہ تم اپنے رشتے، علاقے، دوستی، اُلفت کا پاس کرو، نہ اُس کی مولویت، مشیخیّت، بزرگی، فضیلت، کو خطرے میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بناء پر تھا، جب یہ شخص اُن ہی کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا؟ اس کے جبے، عمامے پر کیا جائیں، کیا بُہتیرے

یہودی جبے نہیں پہنتے؟ عمامے نہیں باندھتے؟ اُس کے نام وعلم وظاہری فضل کو لے کر کیا کریں؟ کیا بہتیرے پادری، بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم وفنون نہیں جانتے اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی، اس نے حضور سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی نباہی یا اسے ہر بُرے سے بدتر برا نہ جانا یا اسے بُرا کہنے پر بُرا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پروائی منائی یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی، تو للہ اب تم ہی انصاف کرلو کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں پاس ہوئے، قرآن وحدیث نے جس پر حُصولِ ایمان کا مدار رکھا تھا اس سے کتنی دور نکل گئے۔

مسلمانو! کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تعظیم ہوگی وہ ان کے بدگو کی وُقعت کرسکے گا اگرچہ اس کا پیر یا استاد یا پدر ہی کیوں نہ ہو، کیا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم تمام جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو، للہ اپنے حال پر رحم کرو اپنے رب کی بات سنو، دیکھو وہ کیونکر تمہیں اپنی رحمت کی طرف بُلاتا ہے، دیکھو:

تُمہارا رب عزّوجلّ فرماتا ہے:

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ

مِّنْهُ ؕ وَ یُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ
فِیْهَا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ
حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾[7]

"تو نہ پائے گا انہیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور قیامت پر کہ ان کے دل میں ایسوں کی مَحبّت آنے پائے جنہوں نے خدا اور رسول سے مخالفت کی، چاہے وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نَقش کر دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، ہمیشہ رہیں گے ان میں، اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہی لوگ اللہ والے ہیں۔ سنتا ہے اللہ والے ہی مراد کو پہنچے۔"

اس آیت کریمہ میں صاف فرمادیا کہ جو اللہ یا رسول کی جناب میں گُستاخی کرے، مسلمان اس سے دوستی نہ کرے گا، جس کا صَریح یہ مَفاد ہوا کہ جو اس سے دوستی کرے وہ مسلمان نہ ہو گا۔ پھر اس حکم کا قطعاً عام ہونا بِالتَّصرِیح اِرشاد فرمایا کہ باپ، بیٹے، بھائی، عزیز سب کو گنایا، یعنی کوئی کیسا ہی تُمہارے زُعْم میں مُعظَّم یا کیسا ہی تمہیں بِالطَّبع محبوب ہو، ایمان ہے تو گستاخی کے بعد اس سے مَحبّت نہیں رکھ سکتے، اس کی وُقعت نہیں مان سکتے ورنہ مسلمان نہ رہو گے۔ مولیٰ سُبْحٰنَهٗ وَتَعالیٰ کا اتنا فرمانا ہی

7۔ المجادلۃ: 58/ 22

مُسلمان کے لئے بَس تھا مگر دیکھو وہ تمہیں اپنی رَحمت کی طرف بُلاتا، اپنی عظیم نعمتوں کا لالچ دِلاتا ہے کہ اگر اللہ و رسول کی عظمت کے آگے تم نے کسی کا پاس نہ کیا، کسی سے علاقہ نہ رکھا تو تمہیں کیا کیا فائدے حاصل ہوں گے۔

۱...... اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں ایمان نَقش کر دے گا جس میں اِن شاء اللہ تعالیٰ حُسنِ خاتِمہ کی بشارتِ جَلیلہ ہے کہ اللہ کا لکھا نہیں مِٹتا۔

۲...... اللہ تعالیٰ روحُ القدس سے تمہاری مدد فرمائے گا۔

۳...... تمہیں ہمیشگی کی جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رَواں ہیں۔

۴...... تم خدا کے گروہ کہلاؤ گے، خدا والے ہو جاؤ گے۔

۵...... مُنہ مانگی مُرادیں پاؤ گے بلکہ امید و خیال و گمان سے کَروڑوں دَرَجے اَفزوں۔

۶...... سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تم سے راضی ہو گا۔

۷...... یہ کہ فرماتا ہے میں تم سے راضی تم مجھ سے راضی، بندے کیلئے اس سے زائد اور کیا نعمت ہوتی کہ اس کا رب اس سے راضی ہو مگر اِنتہائے بندہ نوازی یہ کہ فرمایا اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی۔

مُسلمانو! خدا لگتی کہنا اگر آدمی کروڑ جانیں رکھتا ہو اور سب کی سب ان عظیم دولتوں پر نِثار کر دے تو وَاللہ کہ مفت پائیں، پھر زید و عمرو سے علاقۂ تعظیم و مَحبت، یک لَخت قطع کر دینا کتنی بڑی بات ہے؟ جس پر اللہ تعالیٰ اِن بے بہا نعمتوں کا وعدہ فرما رہا ہے اور اُس کا وعدہ یقیناً سچا ہے۔ قُرآنِ کریم کی عادتِ کریمہ ہے کہ جو حکم فرماتا ہے جیسا کہ اس کے ماننے والوں کو اپنی نعمتوں کی بَشارت دیتا ہے، نہ ماننے والوں

پر اپنے عذابوں کا تازیانہ بھی رکھتا ہے کہ جو پست ہمت نعمتوں کی لالچ میں نہ آئیں، سزاؤں کے ڈر سے، راہ پائیں۔ وہ عذاب بھی سن لیجئے:

تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾[8]

"اے ایمان والو! اپنے باپ، اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے رَفاقت پسند کریں وہی لوگ ستمگار ہیں۔"

اور فرماتا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ﴾[9] الی قوله تعالی ﴿تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖۗ وَ اَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَیْتُمْ وَ مَاۤ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَ مَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ﴾[10] الی قوله تعالی ﴿لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ ۛۚ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۛۚ یَفْصِلُ بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

8۔التوبة: 9/ 23

9۔ الممتحنة: 60/ 1

10۔ الممتحنة: 60/ 1

بَصِیۡرٌ ﴿۳﴾ [11]

"اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔" ... "تم چھپ کر ان سے دوستی کرتے ہو اور میں خُوب جانتا ہوں جو تم چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہو اور تم میں جو ایسا کریگا بے شک وہ ضرور سیدھی راہ سے بہکا۔" .... "تُمہارے رشتے اور تمہارے بچے تمہیں کچھ نفع نہ دیں گے۔ قِیَامَت کے دن۔ تم میں اور تمہارے پیاروں میں جدائی ڈال دیگا کہ تم میں ایک، دوسرے کے کچھ کام نہ آسکے گا اور اللہ تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے۔"

اور فرماتا ہے:

﴿وَ مَنۡ یَّتَوَلَّہُمۡ مِّنۡکُمۡ فَاِنَّہٗ مِنۡہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۵۱﴾﴾ [12]

"جو تم میں اُن سے دوستی کرے گا تو بیشک وہ اُنہیں میں سے ہے۔ بے شک اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالموں کو۔"

پہلی دو آیتوں میں تو ان سے دوستی کرنے والوں کو ظالم و گمراہ ہی فرمایا تھا، اس آیۂ کریمہ نے بالکل تصفیہ فرمادیا کہ جو اُن سے دوستی رکھے وہ بھی اُنہیں میں سے ہے، اُنہیں کی طرح کافر ہے، اُن کے ساتھ ایک رسّی میں باندھا جائے گا اور وہ کوڑا

---

11 ۔ الممتحنۃ: 60/ 3

12 ۔ المآئدۃ: 5/ 51

بھی یاد رکھیے کہ "تم چھپ چھپ کر ان سے میل رکھتے ہو اور میں تمہارے چھپے اور ظاہر سب کو خوب جانتا ہوں"۔ اب وہ رسی بھی سن لیجئے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والے باندھے جائیں گے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

تُمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ رَسُوۡلَ اللّٰہِ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ﴾ (13)

"اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔"

اور فرماتا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا﴾ (14)

"بے شک جو لوگ اللہ ورسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں، اور اللہ نے ان کیلئے ذِلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

اللہ عَزَّوَجَلَّ ایذا سے پاک ہے اُسے کون ایذا دے سکتا ہے۔ مگر حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کو اپنی ایذا فرمایا۔ اِن آیتوں سے اس شخص

---

13 ۔ التوبة: 9/ 61

14 ۔ الاحزاب: 33/ 57

پر جو رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے بدگویوں سے محبّت کا برتاؤ کرے، سات کوڑے ثابت ہوئے:

ا.....وہ ظالم ہے۔

۲..... گمراہ ہے۔

۳.....کافر ہے۔

۴.....اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۵ .....وہ آخرت میں ذلیل وخوار ہوگا۔

۶.....اس نے اللہ واحد قہار کو ایذا دی۔

۷.....اس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے۔ والعیاذباللہ تعالیٰ

اے مسلمان! اے مسلمان! اے اُمّتیِ سَیِّدُ الاِنسِ وَالجَانّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم خُدارا، ذرا اِنصاف کر، وہ سات بہتر ہیں جو ان لوگوں سے یک لخت عَلاقہ ترک کردینے پر ملتے ہیں کہ

ا..... دل میں ایمان جم جائے،

۲..... اللہ مددگار ہو،

۳..... جنت مقام ہو،

۴..... اللہ والوں میں شمار ہو،

۵..... مرادیں ملیں،

۶..... خدا تجھ سے راضی ہو،

ے...... تو خدا سے راضی ہو،

یا یہ سات بھلے ہیں؟ جو ان لوگوں سے تعلق لگا رہنے پر پڑیں گے کہ (۱) ظالم، (۲) گمراہ، (۳) کافر، (۴) جہنمی ہو، (۵) آخرت میں خوار ہو (۶) خدا کو ایذا دے، (۷) خدا دونوں جہان میں لعنت کرے۔ ہیہات. ہیہات کون کہہ سکتا ہے کہ یہ سات اچھے ہیں، کون کہہ سکتا ہیں کہ وہ سات چھوڑنے کے ہیں، مگر جانِ برادر! خالی یہ کہہ دینا تو کام نہیں دیتا، وہاں تو امتحان کی ٹھہری ہے ابھی آیت سُن چکے: ﴿الٓمّٓ ۚ اَحَسِبَ النَّاسُ﴾[15] کیا اِس بُھلاوے میں ہو کہ بس زَبان سے کہہ کر چھوٹ جاؤ گے امتحان نہ ہو گا؟

ہاں یہی امتحان کا وقت ہے!

دیکھو! یہ اللہ واحد قہار کی طرف سے تُمہاری جانچ ہے۔ **دیکھو!** وہ فرمارہا ہے کہ تمہارے رشتے، عَلاقے قیامت میں کام نہ آئیں گے، مجھ سے توڑ کر کس سے جوڑتے ہو۔ **دیکھو!** وہ فرمارہاہے کہ میں غافل نہیں، میں بے خبر نہیں، تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں، تمہارے اقوال سُن رہا ہوں، تمہارے دلوں کی حالت سے خبر دار ہوں۔ **دیکھو!** بے پروائی نہ کرو، پرائے پیچھے اپنی عَاقِبت نہ بگاڑو، اللہ ورسول کے مُقابل ضد سے کام نہ لو، **دیکھو!** وہ تمہیں اپنے سخت عذاب سے ڈراتا ہے، اس کے عذاب سے کہیں پناہ نہیں۔ **دیکھو!** وہ تمہیں اپنی رَحمت کی طرف بلاتا ہے، بے اس کی رَحمت کے کہیں پنَاہ نہیں۔ **دیکھو!** اور گناہ، تو نِرے گناہ ہوتے ہیں جن پر عذاب کا

---

15 ۔ العنکبوت: 29/ 1، 2

اِستحقاق ہو، مگر ایمان نہیں جاتا، عذاب ہو کر خواہ رب کی رحمت، حبیب کی شفاعت سے، بے عذاب ہی چھٹکارا ہو جائے گا یا ہو سکتا ہے۔ مگر یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تعظیم کا مقام ہے، اُنکی عظمت، اُن کی محبّت، مدارِ ایمان ہے، قرآنِ مجید کی آیتیں سُن چکے کہ جو اس معاملہ میں کمی کرے اس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے۔ **دیکھو!** جب ایمان گیا پھر اصلاً ابد الآباد تک کبھی کسی طرح ہر گز اصلاً عذابِ شدید سے رہائی نہ ہو گی۔ گستاخی کرنے والے جن کا تم یہاں کچھ پاس لحاظ کرو وہاں وہ اپنی بھگت رہے ہونگے، تمہیں بچانے نہ آئیں گے اور آئیں گے تو کیا کر سکتے ہیں؟ پھر ایسوں کا لحاظ کر کے اپنی جان کو ہمیشہ ہمیشہ غَضَبِ جبّار و عذابِ نار میں پھنسا دینا، کیا عقل کی بات ہے؟

لِلّٰہ لِلّٰہ ذرا دیر کو اللہ ورسول کے سِوا سب اِیں وآں سے نظر اٹھا کر آنکھیں بند کرو اور گردن جھکا کر اپنے آپ کو اللہ واحد قہّار کے سامنے حاضر سمجھو اور نِرے خالص سچے اسلامی دل کے ساتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی عظیم عظمت، بلند عزّت، رفیع وَجاہت جو ان کے رب نے انہیں بخشی اور ان کی تعظیم، ان کی تُوقیر پر ایمان واسلام کی بنا رکھی اُسے دل میں جما کر اِنصاف وایمان سے کہو، کیا جس نے کہا کہ **"شیطان کو یہ وُسعت، نص سے ثابت ہوئی، فخرِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وُسعتِ علم کی کونسی نص قطعی ہے؟"**[16] اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شان میں گستاخی نہ کی؟ کیا اس نے ابلیس لعین کے علم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

16 ۔ البراھین القاطعہ: بحث علم غیب، ص 51

وسلّم کے علم اقدس پر نہ بڑھایا؟ کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی وسعتِ علم سے کافر ہو کر شیطان کی وُسعتِ علم پر ایمان نہ لایا؟

مسلمانو! خود اُسی بد گو سے اتنا ہی کہہ دیکھو کہ **"او علم میں شیطان کے ہمسر"** دیکھو! تو وہ بُرا مانتا ہے یا نہیں حالانکہ اُسے تو علم میں شیطان سے کم بھی نہ کہا بلکہ شیطان کے برابر ہی بتایا، پھر کم کہنا کیا توہین نہ ہو گی؟ اور اگر وہ اپنی بات پالنے کو اس پر ناگواری ظاہر نہ کرے اگرچہ دل میں قطعًا ناگوار مانے گا، تو اسے چھوڑیے اور کسی معظّم سے کہہ دیجئے اور پورا ہی امتحان مقصود ہو تو کیا کچہری میں جا کر آپ کسی حاکم کو ان ہی لفظوں سے تعبیر کر سکتے ہیں؟ دیکھئے! ابھی ابھی کُھلا جاتا ہے کہ توہین ہوئی اور بے شک ہوئی پھر کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی توہین کرنا کُفر نہیں؟ ضرور ہے اور بالیقین ہے۔

کیا جس نے شیطان کی وُسعتِ علم کو نَص سے ثابت مان کر حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے لئے وسعتِ علم ماننے والے کو کہا **"تمام نُصوص کو رَدّ کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے"**(17) اور کہا **"شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے"**(18) اس نے ابلیسِ لعین کو خدا کا شریک مانا یا نہیں؟ ضرور مانا، کہ جو بات مخلوق میں ایک کے لئے ثابت کرنا شرک ہو گی، وہ جس کسی کے لئے ثابت کی جائے، قطعاً شرک ہی رہے گی کہ خُدا کا شریک کوئی نہیں ہو سکتا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے لئے یہ وسعتِ علم ماننی شرک ٹھہرائی، جس میں کوئی حصہ ایمان کا نہیں تو ضرور

17۔ البراهين القاطعه: بحث علم غيب، ص 51

18۔ البراهين القاطعه: بحث علم غيب، ص 51

اتنی وسعتِ خُدا کی وہ خاص صِفَت ہوئی جس کو خُدائی لازم ہے جب تو نبی کے لئے اس کا ماننے والا کافر مشرک ہوا اور اس نے وہی وُسعت، وہی صِفَت خود اپنے منہ، اِبلیس کے لئے ثابت مانی تو صاف صاف شیطان کو خُدا کا شریک ٹھہرا دیا۔

مسلمانو! کیا یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم دونوں کی توہین نہ ہوئی؟ ضرور ہوئی۔ اللہ کی توہین تو ظاہر ہے کہ اِس کا شریک بنایا اور وہ بھی کسے؟ اِبلیس لَعین کو اور رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی توہین یوں، کہ اِبلیس کا مرتبہ اِتنا بڑھا دیا کہ وہ تو خدا کی خاص صفت میں حِصّہ دار ہے، اور یہ اس سے ایسے مَحْرُوم کہ ان کے لئے ثابت مانو، تو مشرک ہو جاؤ۔ مُسلمانو! کیا خُدا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی توہین کرنے والا کافر نہیں؟ ضرور ہے۔

کیا جس نے کہا کہ **"بعض علوم غیبیہ مُراد ہیں تو اس میں حُضور** (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) **کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے"**[19] کیا اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو صَرِیح گالی نہ دی؟ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اتنا ہی علم غیب دیا گیا تھا، جتنا ہر پاگل اور ہر چوپائے کو حاصل ہے؟

مُسلمان! مُسلمان! اے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے امتی! تجھے اپنے دین و ایمان کا واسطہ، کیا اس ناپاک وملعون گالی کے صَرِیح ہونے میں تجھے کچھ شبہ گزر سکتا ہے؟ معاذاللہ! کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی عَظَمت

---

19 ۔ حفظ الایمان، ص 15

تیرے دل سے ایسی نکل گئی ہو کہ اس شدید گالی میں بھی ان کی توہین نہ جانے اور اگر اب بھی تجھے اعتبار نہ آئے، تو خود اُن ہی بدگویوں سے پوچھ دیکھ، کہ آیا تمہیں اور تمہارے اُستادوں، پیر جیون کو کہہ سکتے ہیں کہ اے فلاں! تجھے اتنا ہی علم ہے جتنا سُور کو ہے، تیرے استاد کو ایسا ہی علم تھا جیسا کتّے کو ہے، تیرے پیر کو اسی قَدر علم تھا جس قدر گدھے کو ہے، یا مختصر طور پر اتنا ہی ہو کہ او علم میں اُلّو، گدھے، کُتّے، سور کے ہمسرو! دیکھو، تو وہ اِس میں اپنی اور اپنے اُستادو پیر کی توہین سمجھتے ہیں یا نہیں؟ قطعاً سمجھیں گے اور قابو پائیں تو سر ہو جائیں، پھر کیا سبب ہے کہ جو کلمہ ان کے حق میں توہین و کسرِ شان ہو، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی توہین نہ ہو؟ کیا مَعَاذَ اللہ اُن کی عَظمت اِن سے بھی گئی گزری ہے؟ کیا اِسی کا نام ایمان ہے؟ حَاشَالِلّٰہ حَاشَالِلّٰہ!

کیا جس نے کہا **"کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عَالِمُ الغَیب کہا جاوے، پھر اگر زید اس کا اِلتِزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عَالِمُ الغَیب کہوں گا تو پھر علمِ غیب کو مِنْجُمْلَہ کمالاتِ نَبَوِیَّہ شمار کیوں کیا جاتا ہے؟ جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خُصُوصیت نہ ہو وہ کَمالاتِ نُبُوّت سے کب ہو سکتا ہے؟ اور اگر اِلتِزام نہ کیا جاوے تو نبی و غیر نبی، میں وَجہِ فرق بیان کرنا ضرور ہے،"** [20] انتہیٰ۔

20۔ حفظ الایمان، ص 15

کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اور جانوروں، پاگلوں میں فرق نہ جاننے والا حضور کو گالی نہیں دیتا؟، کیا اُس نے اللہ عزّوَجلّ کے کلام کا صراحۃً رَدّوابطال نہ کر دیا؟

دیکھو: تمہارا رب عزّوَجلّ فرماتا ہے:

﴿وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا﴾ (21)

"اے نبی! اللہ نے تم کو سکھایا جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے۔"

یہاں نامعلوم باتوں کا علم عطا فرمانے کو اللہ عزّوَجلّ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے کمالات و مَدائح میں شمار فرمایا اور فرماتا ہے:

﴿وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ﴾ (22)

"اور بے شک یعقوب ہمارے سکھائے سے علم والا ہے۔"

اور فرماتا ہے:

﴿وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ﴾ (23)

"ملائکہ نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو ایک علم والے لڑکے اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت دی۔"

21۔ النسآء: 4/ 113

22۔ یُوسُف: 12/ 68

23۔ الذاریات: 51/ 28

اور فرماتا ہے:

﴿وَ عَلَّمۡنٰهُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا﴾[24]

"اور ہم نے خَضِر (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو اپنے پاس سے ایک علم سکھایا۔"

وغیرہا آیات، جن میں اللہ تعالیٰ نے علم کو کمالاتِ انبیا علیہمُ الصّلوٰۃ والسلام وَالثناء میں گنا۔ اب زید کی جگہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام پاک لیجئے اور علمِ غَیب کی جگہ مُطلَق علم جس کا ہر چوپائے کو ملنا اور بھی ظاہر ہے اور دیکھئے کہ اس بدگوئے مُصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تقریر کس طرح کلام اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رَدّ کر رہی ہے یعنی یہ بدگو خدا کے مُقابِل کھڑا ہو کر کہہ رہا ہے کہ **"آپ (یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اور دیگر انبیاء علیہمُ الصّلوٰۃ والسلام) کی ذاتِ مُقدّسہ پر علم کا اِطلاق کیا جانا اگر بقولِ خدا صحیح ہو تو دریافت طلب یہ اَمر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کُل عُلوم، اگر بعض عُلوم مراد ہیں تو اس میں حضور اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عَمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائِم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے تو چاہیے کہ سب کو عالِم کہا جائے، پھر اگر خدا اس کا اِلتِزام کر لے کہ ہاں میں سب کو عالِم کہوں گا تو پھر علم کو مِنجملہ کمالاتِ نَبویّہ شُمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خُصُوصیّت نہ ہو وہ کمالاتِ نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر اِلتِزام نہ کیا جائے تو نبی اور غیر نبی میں وجہِ فرق بیان کرنا لازم ہے، اور اگر تمام علوم مُراد ہیں، اس طرح کہ اس کا ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا**

24۔ الکہف 18/ 65

بُطلان دلیلِ نقلی و عقلی سے ثابت ہے" انتہیٰ۔ پس ثابت ہوا کہ خُدا کے وہ سب اَقوال اسکی دلیل سے بَاطِل ہیں۔

مُسلمانو! دیکھا کہ اس بد گو نے فقط محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ہی کو گالی نہ دی بلکہ اُن کے رب جَلَّ وعَلَا کے کلاموں کو بھی بَاطِل ومَرْدُود کر دیا۔

مُسلمانو! جس کی جُرأت یہاں تک پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے عِلمِ غَیب کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے ملا دے اور ایمان و اسلام و اِنسانیّت سے آنکھیں بند کر کے صاف کہہ دے کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے، اس سے کیا تعجُّب کہ خدا کے کلاموں کو رَدّ کرے، باطل بتائے، پَسِ پُشت ڈالے، زیرِ پاملے بلکہ جو یہ سب کچھ کلامُ اللہ کے ساتھ کر چکا وہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس گالی پر جُرأت کر سکے گا مگر ہاں اس سے دَریافت کرو کہ آپ کی یہ تقریر خود آپ اور آپ کے اَسَاتِذہ میں جاری ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ اور اگر ہے تو کیا جواب ہے؟ ہاں ان بد گویوں سے کہو! کیا آپ حضرات اپنی تقریر کے طور پر جو آپ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شان میں جاری کی، خود اپنے آپ سے اسے دَریافت کی اجازت دے سکتے ہیں کہ آپ صاحبوں کو عالم، فاضِل، مولوی، ملا، چُنیں، چُناں فُلاں فُلاں کیوں کہا جاتا ہے اور حَیوَانات وبہَائِم مثلاً کُتّے سُور کو کوئی اِن الفاظ سے تعبِیر نہیں کرتا۔

ان مَناصِب کے بَاعِث آپ کے اَتبَاعُ واَذْناب آپ کی تعظیم، تکرِیم، توقِیر کیوں کرتے، دَست وپَا پر بوسہ دیتے ہیں اور جانوروں مثلاً الو، گدھے کے ساتھ کوئی

یہ برتاؤ نہیں برتتا اس کی وجہ کیا ہے؟ کُل علم تو قطعاً آپ صاحبوں کو بھی نہیں اور بعض میں آپ کی کیا تخصیص؟ ایسا علم تو الو، گدھے، کتے، سور سب کو حاصل ہے تو چاہیے کہ اِن سب کو عالم و فاضل وچنیں وچناں کہا جائے پھر اگر آپ اس کا اِلتزام کریں کہ ہاں ہم سب کو علماء کہیں گے تو پھر علم کو آپ کے کمالات میں کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مؤمن بلکہ انسان کی بھی خُصوصیّت نہ ہو، گدھے، کُتّے، سور سب کو حاصل ہو وہ آپ کے کمالات سے کیوں ہوا؟ اور اگر التزام نہ کیا جائے تو آپ ہی کے بیان سے آپ میں اور گدھے، کتے، سور میں وجہِ فرق بیان کرنا ضرور ہے۔ فقط۔

مُسلمانو! یوں دَریافت کرتے ہی بعونہٖ تعالٰی صاف کھل جائے گا کہ ان بدگویوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کو کیسی صریح شدید گالی دی اوران کے رب عزّوجل کے قرآن مجید کو جابجا کیسا ردّ و باطل کردیا۔ مُسلمانو! خاص اس بدگو اوراس کے ساتھیوں سے پوچھو، ان پر خود ان کے اِقرار سے قرآن عظیم کی یہ آیات چسپاں ہوئیں یا نہیں،

تُمہارا رب عَزّوَجلّ فرماتا ہے:

﴿وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ﳲ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا٘-وَ لَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا٘-وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَاؕ-اُولٰٓىٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّؕ-اُولٰٓىٕكَ هُمُ

الْغٰفِلُوْنَ ﴿(25)

"اور بے شک ضرور ہم نے جہنم کیلئے پھیلار کھے ہیں بہت سے جن اور آدمی ان کے وہ دل ہیں جن سے حق کو نہیں سمجھتے اور وہ آنکھیں جن سے حق کا راستہ نہیں سوجھتے اور وہ کان جن سے حق بات نہیں سنتے۔وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر بہکے ہوئے۔ وہی لوگ غفلت میں پڑے ہیں۔"

اور فرماتا ہے:

﴿ اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَیْهِ وَكِیْلًا ۝ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ یَسْمَعُوْنَ اَوْ یَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿(26)

"بھلا دیکھ تو، جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنالیا، تو کیا تو اس کا ذمہ لے گا، یا تجھے گمان ہے ان میں بہت کچھ سنتے یا عقل رکھتے ہیں، وہ نہیں مگر جیسے چوپائے بلکہ وہ تو اُن سے بھی بڑھ کر گمراہ ہیں۔"

ان بدگویوں نے چوپایوں کا علم تو انبیاء علیہمُ الصلوٰۃ والسلام کے علم کے برابر مانا۔ اب ان سے پوچھیے کیا تُمہارا علم انبیاء یا خود حُضور سید الانبیاء علیہ و علیہم

25۔الاعراف: 7/ 179

26۔الفُرقان:25/ 43، 44

الصلوٰۃ والثناء کے برابر ہے، ظاہراً اسکا دعویٰ نہ کریں گے اور اگر کہہ بھی دیں کہ جب چوپایوں سے برابری کردی، آپ تو دوپائے ہیں برابری ماننے کیا مشکل ہے؟ تو یوں پوچھیے تمہارے اُستادوں، پیروں، مُلاؤں میں کوئی بھی ایسا گزرا جو تم سے علم میں زیادہ ہو یا سب ایک برابر ہو؟ آخر کہیں تو فرق نکالیں گے تو اُن کے وہ اُستاد وغیرہ تو ان کے اقرار سے علم میں چوپایوں کے برابر ہوئے اور یہ اُن سے علم میں کم ہیں، جب تو انکی شاگردی کی، اور جو ایک مُساوی سے کم ہو دوسرے سے بھی ضرور کم ہوگا تو یہ حضرات خود اپنی تقریر کی رُو سے چوپایوں سے بڑھ کر گمراہ ہوئے اور ان آیتوں کے مِصداق ٹھہرے۔

﴿كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ﴾ (27)

(مار ایسی ہوتی ہے اور بے شک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔)

مُسلمانو! یہ حالتیں تو ان کلمات کی تھیں جن میں انبیائے کرام و حضور پُر نُور سیّد الاَنام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہاتھ صاف کئے گئے پھر ان عبارات کا کیا پوچھنا جن میں اِصالۃً بِالقَصد رَبُّ العزت عَزَّجَلَالُہٗ کی عزت پر حملہ کیا گیا ہو۔

خُدارا اِنصاف! کیا جس نے کہا **"میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوعِ کذبِ باری کا قائل نہیں ہوں؟"** (28) یعنی وہ شخص اس کا قائل ہے کہ خدا بِالفِعل جھوٹا ہے،

27۔ القلم: 68/ 33

28۔ دیوبندی مذہب، ص590

جھوٹ بولا، جھوٹ بولتا ہے۔ اُس کی نِسبت یہ فتویٰ دینے والا کہ **"اگرچہ اس نے تاویلِ آیات میں خطا کی مگر تاہم اس کو کافِر یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہیے"**[29] جس نے کہا کہ **"اِس کو کوئی سخت کَلِمہ نہ کہنا چاہیے۔"**[30] جس نے کہا کہ **"اس میں تکفیر عُلمائے سَلف کی لازم آتی ہے، حنفی شافعی پر طعن و تضلیل نہیں کر سکتا"**[31] یعنی خدا کو مَعاذَاللہ جھوٹا کہنا بہت سے علمائے سلف کا بھی مذہب تھا۔ یہ اِختِلاف حَنَفی شافعی کا سا ہے۔ کسی نے ہاتھ ناف سے اُوپر باندھے، کسی نے نیچے، ایسا ہی اسے بھی سمجھو کہ کسی نے خدا کو سچا کہا کسی نے جھوٹا، **"لہٰذا ایسے کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیے"**[32] یعنی جو خدا کو جھوٹا کہے اسے گمراہ کیا معنی؟ گنہگار بھی نہ کہو، کیا جس نے یہ سب تو اس مُکذِّبِ خدا کی نسبت بتایا اور یہیں خود اپنی طرف سے بَاوَصف اس بے معنی اقرار کے کہ **"قُدرۃ علی الکذب مع اِمتناعِ الوُقُوع مسئلہ اِتّفاقیہ ہے۔"**[33] صاف صَرِیح کہہ دیا کہ **"وقوعِ کذب کے معنی درست ہو گئے"**[34] یعنی یہ بات ٹھیک ہو گئی کہ خدا سے کِذب واقع ہوا، کیا یہ شخص مُسلمان رہ سکتا ہے؟ کیا جو ایسے کو مسلمان سمجھے خود مسلمان ہو سکتا ہے؟

مُسلمانو! خُدارا انصاف، ایمان نام کاہے کا تھا؟ تصدیقِ الٰہی کا، تَصدیق کا صَرِیح

29۔ دیوبندی مذہب، ص590

30۔ دیوبندی مذہب، ص590

31۔ دیوبندی مذہب، ص590

32۔ دیوبندی مذہب، ص590

33۔ دیوبندی مذہب، ص590

34۔ دیوبندی مذہب، ص590

مخالف کیا ہے، تکذیب۔ تکذیب کے کیا معنیٰ ہیں؟ کسی کی طرف کِذب منسوب کرنا۔ جب صراحۃً خدا کو کاذِب کہہ کر بھی ایمان باقی رہے تو خدا جانے ایمان کس جانور کا نام ہے؟ خدا جانے مجُوس وہُنُود و نصارٰی ویہُود کیوں کافر ہوئے؟ اِن میں تو کوئی صاف اپنے معبُود کو جھوٹا بھی نہیں بتاتا۔ہاں معبودِ برحق کی باتوں کو یوں نہیں مانتے کہ انہیں اسکی باتیں ہی نہیں جانتے یا تسلیم نہیں کرتے۔ ایسا تو دنیا کے پردے پر کوئی کافر سا کافِر بھی شاید نہ نکلے کہ خدا کو خدا مانتا، اسکے کلام کو اسکا کلام جانتا اور پھر بے دھڑک کہتا ہو کہ اس نے جھوٹ کہا، اِس سے وقوعِ کِذب کی معنیٰ درست ہو گئے۔

غرض کوئی ذِی انصاف شک نہیں کر سکتا کہ ان تمام بدگویوں نے منہ بھر کر اللہ ورسول کو گالیاں دی ہیں، اب یہی وقت امتحان الٰہی ہے، واحد قہار جبّار عَزَّجَلَالُہ سے ڈرو اور وہ آیتیں کہ اوپر گزریں، پیشِ نظر رکھ کر عمل کرو۔ آپ تمہارا ایمان تمہارے دلوں میں تمام بدگویوں سے نفرت بھر دے گا۔ ہرگز اللہ و محمد رسول اللہ جَلَّ وَعَلَا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے مُقَابل تمہیں اُنکی حِمایت نہ کرنے دے گا۔ تم کو اُن سے گھن آئے گی نہ کہ اِن کی پچ کرو، اللہ ورسول عَزَّوَجلّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے مُقَابل اُنکی گالیوں میں مہمل وبیہودہ تاوِیل گھڑو۔

لِلّٰہ اِنصاف! اگر کوئی شخص تمہارے ماں، باپ، اُستاد، پیر کو گالیاں دے اور نہ صرف زبانی بلکہ لکھ لکھ کر چھاپے، شائع کرے کیا تم اس کا ساتھ دوگے یا اس کی بات بنانے کو تاویلیں گڑھو گے یا اس کے بکنے سے بے پرواہی کرکے اس سے بدستُور صاف رہو گے؟ نہیں نہیں! اگر تم میں انسانی غَیرت، انسانی حمیّت، ماں باپ کی عِزت حُرمت عَظمَت محبّت کا نام ونشان بھی لگا رہ گیا ہے تو اس بدگو دشنامی کی صورت سے

نفرت کروگے، اسکے سائے سے دور بھاگوگے، اس کانام سن کر غَیظ لاؤگے، جو اس کے لئے بناوٹیں گڑھے اسکے بھی دشمن ہوجاؤگے، پھر خدا کے لئے ماں باپ کو ایک پَلّہ میں رکھو اور اللہ واحد قہّار و محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی عزت و عظَمت پر ایمان کو دوسرے پَلّے میں، اگر مسلمان ہو تو ماں باپ کی عزت کو اللہ و رسول کی عزت سے کچھ نسبت نہ مانوگے، ماں باپ کی محبّت وحمایت کو اللہ ورسول کی محبّت وخدمت کے آگے ناچیز جانوگے۔ تو واجب واجب واجب، لاکھ لاکھ واجب سے بڑھ کر واجب کہ ان کے بدگو سے وہ نفرت و دوری و غیظ وجدائی ہو کہ ماں باپ کے دشنام دَہِندہ کے ساتھ اس کا ہزاروں حصہ نہ ہو۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کیلئے اُن سات نعمتوں کی بشارت ہے۔

مُسلمانو! تمہارا یہ ذلیل خیر خواہ اُمید کرتا ہے کہ اللہ وَاحِد قہّار کی ان آیات اور اس بیانِ شافِی وَاضِحُ الْبَیِّنَات کے بعد اس بارے میں آپ سے زیادہ عَرْض کی حاجَت نہ ہو، تمہارے ایمان خود ہی ان بدگویوں سے وہی پاک مبارک الفاظ بول اُٹھیں گے جو تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ نے قرآن عظیم میں تمہارے سِکھانے کو قومِ ابراہیم علیہ الصّلٰوۃ والتسلیم سے نقل فرمائے۔

تُمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَ الْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى

تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ﴾[35] الی قوله تعالیٰ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ﴾[36]

"بے شک تُمہارے لیے ابراہیم اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں میں اچھی ریس ہے جب وہ اپنی قوم سے بولے بے شک ہم تم سے بیزار ہیں اور ان سب سے جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو۔ ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ہمیشہ کو ظاہر ہو گئی جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔" ....."بے شک ضرور ان میں تمہارے لیے عمدہ رِیس تھی۔ اس کے لیے جو اللہ اور قیامت کے دن کی اُمید رکھتا ہو اور جو منہ پھیرے تو بے شک اللہ ہی بے پرواہ سراہا گیا ہے۔"

یعنی وہ جو تم سے یہ فرمارہا ہے کہ جس طرح میرے خلیل اور ان کے ساتھ والوں نے کیا کہ میرے لئے اپنی قوم کے صاف دشمن ہو گئے اور تنکا توڑ کر ان سے جدائی کرلی اور کُھل کر کہہ دیا کہ ہم سے تمہارا کچھ علاقہ نہیں، ہم تم سے قطعی بیزار ہیں، تمہیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے یہ تمہارے بھلے کو تم سے فرمارہا ہے، مانو تو تمہاری خیر ہے نہ مانو تو اللہ کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں، جہاں وہ میرے دشمن ہوئے اُن کے ساتھ

35۔ الممتحنة: 60/ 4

36۔ الممتحنة: 60/ 6

تم بھی سہی، میں تمام جہان سے غنی ہوں اور تمام خوبیوں سے موصوف، جَلّ وعلاو تبارک وتعالیٰ۔

یہ تو قرآن حکیم کے اَحکام تھے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ جس سے بھلائی چاہے گا ان پر عمل کی توفیق دے گا۔ مگر یہاں دو فرقے ہیں جن کو اِن احکام میں عُذر پیش آتے ہیں:

اوّل: بے علم نادان، ان کے عذر دو قسم کے ہیں:

عذرِ اول:

فُلاں تو ہمارا اُستاد یا بزرگ یا دوست ہے، اس کا جواب تو قرآن عظیم کی مُتعدد آیات سے سُن چکے کہ رب عزوجل نے بار بار بتکرار صراحۃً فرمادیا کہ غضبِ الٰہی سے بچنا چاہتے ہو تو اس باب میں اپنے باپ کی بھی رعایت نہ کرو۔

عذرِ دوم:

صاحب یہ بد گو لوگ بھی تو مولوی ہیں، بھلا مولویوں کو کیوں کر کافر سمجھیں یا بُرا جانیں؟ اسکا جواب تُمہارا رب عَزّوَجلّ فرماتا ہے:

﴿ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴾ (37)

37۔ الجاثیۃ: 45/ 23

"بھلا دیکھو تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنالیا اور اللہ نے علم ہوتے ساتے اسے گمراہ کیا اور اس کے کان اور دل پر مُہر لگادی اور اس کی آنکھ پر پٹی چڑھادی تو کون اسے راہ پر لائے اللہ کے بعد، تو کیا تم دھیان نہیں کرتے۔"

اور فرماتا ہے:

﴿مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ (38)

"وہ جن پر توریت کا بوجھ رکھا گیا پھر اُنہوں نے اسے نہ اُٹھایا ان کا حال اُس گدھے کا سا ہے جس پر کتابیں لدی ہوں، کیا بُری مثال ہے ان کی جنہوں نے خُدا کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ عزّوجل ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔"

اور فرماتا ہے:

﴿وَ اتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْۤ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِیْنَ○ وَ لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَ لٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ یَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ○ سَآءَ

38۔ الجمعة: 62/ 5

مَثَلًا ۨ الْقَوْمُ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ اَنْفُسَهُمْ كَانُوْا یَظْلِمُوْنَ○
مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ ۚ وَ مَنْ یُّضْلِلْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ
الْخٰسِرُوْنَ﴾ (39)

"انہیں پڑھ کر سنا خبر اس کی جسے ہم نے اپنی آیتوں کا علم دیا تھا وہ ان سے صاف نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا کہ گمراہ ہو گیا اور ہم چاہتے تو اس علم کے باعث اسے گرے سے اٹھا لیتے مگر وہ تو زمین پکڑ گیا اور اپنی خواہش کا پیرو ہو گیا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکال کر ہانپے اور چھوڑ دے تو ہانپے، یہ ان کا حال ہے جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں۔ تو ہمارا یہ ارشاد بیان کر شاید یہ لوگ سوچیں۔ کیا برا حال ہے ان کا جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ اپنی ہی جانوں پر ستم ڈھاتے تھے۔ جسے خدا ہدایت کرے وہی راہ پائے اور جسے گمراہ کرے تو وہی سراسر نقصان میں ہیں۔"

یعنی ہدایت کچھ علم پر نہیں، خدا کے اختیار میں ہے۔ یہ آیتیں ہیں اور حدیثیں جو گمراہ عالموں کی مذمت میں ہیں ان کا تو شمار ہی نہیں یہاں تک کہ ایک حدیث میں ہے: "دوزخ کے فرشتے بت پرستوں سے پہلے انہیں پکڑیں گے، یہ کہیں گے کیا ہمیں بت پوجنے والوں سے بھی پہلے لیتے ہو؟ جواب ملے گا «لیس من یعلم

39۔ الاعراف: 7/ 175 تا 177

کمن لا یعلم ﴾[40] جاننے والا اور انجان برابر نہیں۔ "[41]

بھائیو! عالِم کی عزّت تو اِس بنا پر تھی کہ وہ نبی کا وارِث ہے، نبی کا وارِث وہ جو ہدایت پر ہو اور جب گمراہی پر ہے تو نبی کا وارث ہوا یا شیطان کا؟ اُس وقت اُس کی تعظیم نبی کی تعظیم ہوتی۔ اب اس کی تعظیم شیطان کی تعظیم ہوگی۔ یہ اس صورت میں ہے کہ عالم کفر سے نیچے کسی گمراہی میں ہو جیسے بدمذہبوں کے عُلماء۔ پھر اس کا کیا پوچھنا جو خود کفرِ شدید میں ہو اُسے عالِم دین جاننا ہی کُفر ہے نہ کہ عالِم دین جان کر اُس کی تعظیم۔

بھائیو! علم اس وقت نفع دیتا ہے کہ دین کے ساتھ ہو ورنہ پنڈت یا پادری کیا اپنے یہاں کے عالم نہیں۔ اِبلیس کتنا بڑا عالم تھا پھر کیا کوئی مُسلمان اُس کی تعظیم کریگا؟ اُسے تو مُعلّمِ الملکوت کہتے ہیں یعنی فرشتوں کو علم سکھاتا تھا۔ جب سے اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تعظیم سے منہ موڑا۔ حضور ﷺ[42] کا نُور کہ

---

40 ۔شعب الایمان: حدیث 1756، 3/ 315

41 ۔یہ حدیث طبرانی نے "معجم کبیر" اور ابو نعیم نے "حلیہ" میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی نبی ﷺ نے فرمایا۔ منہ [امام احمد رضا]

42 ۔ تفسیر کبیر، امام فخر الدین رازی ج 2 صفحہ 455 پر زیر قولہ تعالیٰ ﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا﴾: إن الملئكة أمروا بالسجود لآدم لأجل أن نور محمد ﷺ في جبهة آدم ["مفاتيح الغيب" (التفسير الكبير)، البقرة، تحت الآية: 253، 6/ 169]. "تفسیر نیشاپوری" ج 2 صفحہ 7: سجود الملئكة لآدم إنما كان لأجل نور محمد ﷺ الذي كان في جبهته ["غرائب القرآن ورغائب الفرقان"، البقرة، تحت الآية: 253، 3/ 7]. دونوں عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا اس لیے تھا کہ ان کی پیشانی میں نور محمد رسول اللہ ﷺ تھا۔ منہ [امام احمد رضا]

پیشانیٔ آدم علیہ السلام میں رکھا گیا، اسے سجدہ نہ کیا، اُس وقت سے لعنتِ اَبدی کا طوق اُس کے گلے میں پڑا، دیکھو جب سے اُس کے شاگردانِ رشید اُس کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں، ہمیشہ اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ہر رَمضان میں مہینہ بھر اسے زنجیروں میں جکڑتے ہیں، قیامت کے دن کھینچ کر جہنم میں دھکیلیں گے۔ یہاں سے علم کا جواب بھی واضح ہو گیا اور استاذی کا بھی۔

بھائیو! کروڑ کروڑ افسوس ہے اس ادعائے مسلمانی پر کہ اللہ وَاحِد قہّار اور محمد رسول اللہ سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے زیادہ استاد کی وقعت ہو، اللہ و رسول سے بڑھ کر بھائی یا دوست، یا دنیا میں کسی کی محبت ہو۔

اے رب! ہمیں سچا ایمان دے صدقہ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی سچی عظمت، سچی رَحمت کا، آمین۔

فرقۂ دوم:

معاندین و دُشمنانِ دین کہ خود انکارِ ضروریاتِ دین رکھتے ہیں اور صَرِیح کفر کر کے اپنے اوپر سے نامِ کفر کو مٹانے کو اسلام و قُرآن و خدا اور رسول و ایمان کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں اور براہِ اغواء و تلبیس و شیوۂ اِبلیس وہ باتیں بناتے ہیں کہ کسی طرح ضروریاتِ دین ماننے کی قید اٹھ جائے اسلام فقط طوطے کی طرح زبان سے کَلِمہ رٹ لینے کا نام رہ جائے، بس کَلِمہ کا نام لیتا ہو پھر چاہے خدا کو جھوٹا کذّاب کہے، چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے، اسلام کسی طرح نہ جائے،

﴿بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ﴾ [43]

(بلکہ اللہ نے ان پر لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو ان میں تھوڑے ایمان لاتے ہیں)

یہ مسلمانوں کے دشمن، اسلام کے عدو، عوام کو چھلنے اور خدائے وَاحِد قہار کا دین بدلنے کے لئے چند شیطانی مکر پیش کرتے ہیں۔

مکرِ اول:

اسلام نام کلمہ گوئی کا ہے۔ حدیث میں فرمایا: «من قال لا اله الا الله دخل الجنة» [44]، جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا جنت میں جائے گا۔ پھر کسی قول یا فعل کی وجہ سے کافر کیسے ہو سکتا ہے؟۔

مُسلمانو! ذرا ہوشیار خبردار، اِس مکر ملعون کا حاصل یہ ہے کہ زبان سے لا الہ الا اللہ کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے، آدمی کا بیٹا اگر اُسے گالیاں دے، جوتیاں مارے، کچھ کرے اس کے بیٹے ہونے سے نہیں نکل سکتا، یونہی جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا اب وہ چاہے خدا عزّوجل کو جھوٹا کذاب کہے، چاہے رسول کو سڑی سڑی گالیاں دے، اُس کا اِسلام نہیں بدل سکتا۔

43۔ البقرة: 2/ 88

44۔ المعجم الكبير، حديث 6348، 7/ 48.

اس مکر کا جواب ایک تو اِسی آیت کریمہ ﴿الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ﴾ [45] میں گزرا، کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ نرے اِدّعائے اسلام پر چھوڑ دیئے جائیں گے اور امتحان نہ ہو گا؟ اِسلام [46] اگر فقط کَلِمہ گوئی کا نام تھا تو وہ بے شک حاصل تھی پھر لوگوں کا گھمنڈ کیوں غلط تھا جسے قرآنِ عظیم رد فرما رہا ہے۔

نیز تمہارا رب عزّوجلّ فرماتا ہے:

﴿قَالَتِ الۡاَعۡرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا وَ لٰکِنۡ قُوۡلُوۡۤا اَسۡلَمۡنَا وَ لَمَّا یَدۡخُلِ الۡاِیۡمَانُ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ﴾ [47]

"یہ گنوار کہتے ہیں ہم ایمان لائے۔ تم فرما دو ایمان تو تم نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مُطیع الاسلام ہوئے اور ایمان ابھی تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا۔"

اور فرماتا ہے:

﴿اِذَا جَآءَکَ الۡمُنٰفِقُوۡنَ قَالُوۡا نَشۡہَدُ اِنَّکَ لَرَسُوۡلُ اللّٰہِ ۘ وَ اللّٰہُ

45۔ العنکبوت: 29/ 1، 2

46۔ حضرت شیخ مجدد الف ثانی مکتوبات میں فرماتے ہیں: مجرد تفوہ بکلمہ شہادت در اسلام کافی نیست تصدیق جمیع ماعلم بالضرورۃ مجیئہ من الدین باید و تبری از کفر و کافر نیز باید تا اسلام صورت بندد (محض زبانی کلمہ شہادت کہنا اسلام میں کافی نہیں بلکہ ان تمام امور کی تصدیق ضروری ہے جن کا ضروریات دین سے ہونا بداہتاً معلوم ہے۔ کفر اور کافر سے براءت بھی لازمی ہے تاکہ اسلام کی صحیح صورت تشکیل پائے۔) (مکتوبات امام ربانی، مکتوب دو صد و شصت و ششم، ج1 ص323)

47۔ الحجرات: 49/ 14

یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَكٰذِبُوْنَ﴾ (48)

منافقین جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں، کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک حضور یقیناً خدا کے رسول ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ بے شک تم ضرور اُس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بے شک یہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔

دیکھو کیسی لمبی چوڑی کلمہ گوئی، کیسی کیسی تاکیدوں سے مُؤکّد، کیسی کیسی قسموں سے مُؤیَّد ہرگز موجبِ اسلام نہ ہوئی اور اللہ واحد قہار نے ان کے جھوٹے کذاب ہونے کی گواہی دی تو «من قال لا اله الا الله دخل الجنة» کا یہ مطلب گڑھنا صراحۃً قُرآن عظیم کا رد کرنا ہے۔ ہاں جو کلمہ پڑھتا، اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو، اُسے مسلمان جانیں گے جب تک اس سے کوئی کلمہ، کوئی حرکت، کوئی فعل منافیِ اسلام صادر نہ ہو، بعدِ صدُورِ منافی ہرگز کلمہ گوئی کام نہ دے گی۔

تُمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

﴿یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ﴾ (49)

"خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نبی کی شان میں گستاخی نہ کی اور البتہ بے

48۔المنافقون: 63/1

49۔ توبۃ: 9/ 74

شک وہ یہ کفر کا بول، بولے اور مسلمان ہو کر کافر ہو گئے۔"

ابن جریر و طبرانی و ابوالشیخ وابن مردویہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرماتھے ارشاد فرمایا: عنقریب ایک شخص آئے گا تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا وہ آئے تو اس سے بات نہ کرنا۔ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اسے بُلا کر فرمایا تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری شان میں گستاخی کے لفظ بولتے ہیں؟ وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا۔ سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا، اس پر اللہ عزّوجلّ نے یہ آیت اُتاری کہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ اُنہوں نے گستاخی نہ کی اور بے شک ضرور وہ یہ کُفر کا کلمہ بولے اور تیری شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔"(50)

دیکھو! اللہ گواہی دیتا ہے کہ نبی کی شان میں بے ادبی کا لفظ، کلمہ کفر ہے اور اِس کا کہنے والا اگرچہ لاکھ مُسلمانی کا مُدّعی، کروڑ بار کا کلمہ گو ہو، کافر ہو جاتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ○ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ

50۔ الدر المنثور: بحواله ابن جرير والطبراني وابن مردويه تحت آية 9/ 74، 4/ 241

بَعۡدَ اِیۡمَانِکُمۡ ﴾(51)

"اور اگر تم ان سے پوچھو تو بے شک ضرور کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے، تم فرمادو کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اسکے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے؟ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد"

ابن ابی شیبہ وابن ابی جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ امام مجاہد تلمیذ خاص سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں:

"انَّه قَالَ فِي قَولِهٖ تعالٰی ﴿وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ لَيَقُوۡلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوۡضُ وَنَلۡعَبُ﴾ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الۡمُنَافِقِيۡنَ يُحَدِّ ثُنَا مُحَمَّدٌ اَنَّ نَاقَةَ فُلَانٍ بِوَادِي كَذَا وَ كَذَا. مَايَدۡرِيۡهِ بِالۡغَيۡبِ"(52)

"یعنی کسی کی اُونٹنی گم ہوگئی، اِس کی تلاش تھی، رَسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا اُونٹنی فُلاں جنگل میں فُلاں جگہ ہے اِس پر ایک مُنافق بولا "محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) بتاتے ہیں کہ اُونٹنی فُلاں جگہ ہے، محمد غیب کیا جانیں؟" اِس پر اللہ عزّوجلّ نے یہ آیت کریمہ اتاری کہ کیا اللہ ورسول سے ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ، تم مسلمان کہلاکر اس لفظ کے کہنے سے

---

51 ۔التوبة: 9/ 65، 66

52 ۔ الدر المنثور بحواله ابن أبی شیبه وابن منذر وابن أبي حاتم وأبی الشیخ عن مجاید تحت آیة 9/ 65، 4/ 230. جامع البیان (تفسیر ابن جریر) تحت آیة 9/ ٦٥، 10/ 196

کافِر ہو گئے۔" (دیکھو تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر، جلد دہم صفحہ ۱۰۵ و تفسیر دُرِ منثور امام جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۲۵۴)۔

مُسلمانو! دیکھو محمد رَسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شان میں گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا کہ بہانے نہ بناؤ، تم اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔ یہاں سے وہ حضرات بھی سبق لیں جو رَسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے علوم غیب سے مطلقاً منکر ہیں۔ دیکھو یہ قول منافق کا ہے اور اس کے قائل کو اللہ تعالیٰ نے اللہ و قرآن و رَسُول سے ٹھٹھا کرنے والا بتایا اور صاف صاف کافر مرتد ٹھہرایا اور کیوں نہ ہو، کہ غیب کی بات جاننی شان نبوت ہے جیسا کہ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی و امام احمد قسطلانی، مولانا علی قاری و علامہ محمد زرقانی وغیرہم اکابر نے تصریح فرمائی جس کی تفصیل رسائل علم غیب میں بفضلہ تعالیٰ بروجہ اعلیٰ مذکور ہوئی پھر اس کی سخت شامت، کمال ضلالت کا کیا پوچھنا جو غیب کی ایک بات بھی خدا کے بتائے سے بھی نبی کو معلوم ہونا[53] محال و ناممکن بتاتا ہے۔ اس کے نزدیک اللہ سے سب چیزیں غائب ہیں اور اللہ کو اتنی قدرت نہیں کہ کسی کو ایک غیب کا علم دے سکے، اللہ تعالیٰ شیطان کے دھوکوں سے پناہ دے۔ آمین۔

---

53 ۔اس نئے شاخسانے کے رد میں بفضلہٖ تعالیٰ چار رسالے ہیں: "إزاحة جوانح الغيب"، "الجلاء الكامل"، "إبراء المجنون"، "ميل الهداة"۔ جن میں پہلا ان شاء اللہ مع ترجمہ عنقریب شائع ہوگا اور باقی تین بھی بعونہٖ تعالیٰ اس کے بعد، وباللہ التوفیق۔ کاتب عفی عنہ [امام احمد رضا]

ہاں بے خدا کے بتائے، کسی کو ذرہ بھر کا علم ماننا، ضرور کفر ہے اور جمیع معلوماتِ الٰہیّہ کو علمِ مخلوق کا محیط ہونا بھی باطل اور اکثر علماء[54] کے خلاف ہے، لیکن روزِ ازل سے روزِ آخر تک کا مَا کَانَ وَ مَا یَکُوْنُ، اللہ تعالیٰ کے معلومات سے وہ نسبت بھی نہیں رکھتا جو ایک ذرے کے لاکھویں، کروڑویں حصے برابر تری کو کروڑہا کروڑ سمندروں سے ہو بلکہ یہ خود علوم محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ اِن تمام امور کی تفصیل "الدولة المكية" وغیرہا میں ہے۔

خیر تو یہ جملہ معترضہ تھا اور اِن شاء اللہُ العظیمُ بہت مفید تھا، اب بحث سابق کی طرف عَوْد کیجئے۔

مکرِ دوم:

اس فرقہ باطلہ کا مکرِ دوم یہ ہے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے کہ: "لَا نُکَفِّرُ اَحَدًا مِنْ اَھْلِ الْقِبْلَةِ" [55] ہم اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہیں کہتے۔ اور حدیث میں ہے "جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے، وہ مسلمان ہے۔"[56]

مُسلمانو! اس مکرِ خبیث میں ان لوگوں نے نری کلمہ گوئی سے عَدُول کر کے

54۔ اکثر کی قید کا فائدہ رسالہ "الفيوض الملكية لمحب الدولة المكية" میں ملاحظہ ہو گا ان شاء اللہ تعالیٰ. کاتب عفی عنہ۔ [امام احمد رضا]

55۔ منح الروض الأزهر شرح الفقه الأكبر، عدم جواز تكفير أهل القبلة، ص 427

56۔ صحيح البخاري: كتاب الصلاة، باب فضل استقبال القبلة، رقم الحديث: 391

صرف قبلہ روئی کا نام ایمان رکھ دیا یعنی جو قبلہ رو ہو کر نماز پڑھ لے، مسلمان ہے اگرچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو جھوٹا کہے، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو گالیاں دے، کسی صورت کسی طرح ایمان نہیں ٹلتا۔

چوں وضوئے محکم بی بی تمیز
(بی بی تمیز کے مضبوط وضو کی طرح)

اولاً اس مکر کا جواب: تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

﴿لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِیّٖنَ﴾ (57)

"اصل نیکی یہ نہیں کہ اپنا منہ نماز میں پُورب (مشرق) پچھاں (مغرب) کو کرو بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ آدمی ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور قرآن اور تمام انبیاء پر۔"

دیکھو! صاف فرمادیا کہ ضروریاتِ دین پر ایمان لانا ہی اصل کار ہے بغیر اس کے نماز میں قبلہ کو منہ کرنا کوئی چیز نہیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ

57 ۔ البقرۃ: 2/ 177

بِرَسُوْلِهٖ وَ لَا یَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَ هُمْ كُسَالٰى وَ لَا یُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَ هُمْ كٰرِهُوْنَ﴾[58]

"اور وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اس لئے کہ انہوں نے اللہ ورسول کے ساتھ کفر کیا اور نماز کو نہیں آتے مگر جی ہارے اور خرچ نہیں کرتے مگر بُرے دل سے۔"

دیکھو! ان کا نماز پڑھنا بیان کیا اور پھر انہیں کافر فرمایا، کیا وہ قبلہ کو نماز نہیں پڑھتے تھے؟ فقط قبلہ کیسا، قبلۂ دل وجاں، کعبۂ دین وایمان، سرورِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے جانب قبلہ نماز پڑھتے تھے۔

اور فرماتا ہے:

﴿فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ ؕ وَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ○ وَ اِنْ نَّكَثُوْۤا اَیْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ طَعَنُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ فَقَاتِلُوْۤا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَاۤ اَیْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ یَنْتَهُوْنَ﴾[59]

"پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم پتے کی باتیں (آیتیں) صاف بیان کرتے ہیں علم والوں کیلئے اور

58۔ التوبۃ: 9/ 54

59۔ التوبۃ: 9/ 11، 12

اگر قول و قرار کر کے پھر اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر طعن کریں تو کفر کے پیشواؤں سے لڑو بے شک ان کی قسمیں کچھ نہیں شاید باز آئیں۔"

دیکھو! نماز زکوٰۃ والے اگر دین پر طعنہ کریں تو انہیں کفر کا پیشوا، کافروں کا سرغنہ فرمایا۔ کیا خدا اور رسول کی شان میں وہ گستاخیاں دین پر طعنہ نہیں، اس کا بیان بھی سنئے:

تُمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

﴿مِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَ یَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ عَصَیْنَا وَ اسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ وَّ رَاعِنَا لَیًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَ طَعْنًا فِی الدِّیْنِ ؕ وَ لَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَ اسْمَعْ وَ انْظُرْنَا لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَ اَقْوَمَ ۙ وَ لٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا﴾ (60)

"کچھ یہودی بات کو اس کی جگہ سے بدلتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور سنئے آپ سنائے نہ جائیں اور رَاعِنَا کہتے ہیں زبان پھیر کر اور دین میں طعنہ کرنے کو اور اگر وہ کہتے ہم نے سُنا اور مانا اور سنیے اور مہلت دیجئے تو انکے لئے بہتر اور بہت ٹھیک ہوتا لیکن ان کے کفر کے سبب اللہ نے ان پر لعنت کی ہے تو ایمان نہیں لاتے مگر کم۔"

60۔ النسآء: 4/ 46

کچھ یہودی جب دربارِ نُبوت میں حاضر ہوتے اور حُضُورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے کچھ عرض کرنا چاہتے تویوں کہتے، سنیئے آپ سنائے نہ جائیں، جس سے ظاہر تو دعا ہوتی یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو کوئی ناگوار بات نہ سنائے اور دل میں بدُعا کا ارادہ کرتے کہ سنائی نہ دے اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کچھ ارشاد فرماتے اور یہ بات سمجھ لینے کے لئے مہلت چاہتے تو "رَاعِنا" کہتے جس کا ایک پہلوئے ظاہر یہ کہ ہماری رعایت فرمائیں اور مُراد خفی رکھتے، رعونت والا، اور بعض زَبان دبا کر "رَاعِیْنَا" کہتے یعنی ہمارا چرواہا۔

جب پہلودار بات دین میں طعنہ ہوئی، تو صَرِیح وصاف کتنا سخت طعنہ ہو گی بلکہ انصاف کیجئے تو ان باتوں کا صَرِیح بھی ان کلمات کی شناعت کو نہیں پہنچتا۔ بہرا ہونے کی دعا یا رعونت یا بکریاں چرانے کی طرف نسبت کو ان الفاظ سے کیا نسبت کہ شیطان سے علم میں کمتر یا پاگلوں چوپایوں سے علم میں ہمسر؟ اور خدا کی نسبت وہ کہ جھوٹا ہے، جھوٹ بولتا ہے جو اسے جھوٹا بتائے مسلمان سُنّی صالح ہے، والعیا ذ باللہ رب العالمین۔

ثانیاً اس وہمِ شنیع کو مذہبِ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتانا حضرت امام پر سخت اِفْتِراء واتّہام۔ جبکہ امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عقائد کریمہ کی کتاب مطہر "فقہ اکبر" میں فرماتے ہیں:

"صفاته تعالى في الازل غير محدثة ولا مخلوقة فمن قال انها مخلوقة

او محدثة او وقف فیها او شك فیها فهو کافر بالله تعالیٰ‘‘[61]

اللہ تعالیٰ کی صفتیں قدیم ہیں نہ نو پیدا ہیں نہ کسی کی بنائی ہوئی تو جو انہیں مخلوق یا حادث کہے یا اس باب میں تَوَقُّف کرے یا شک لائے وہ کافر ہے اور خدا کا منکر۔

نیز امامِ ہُمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ’’کتاب الوصیة ‘‘میں فرماتے ہیں:

’’من قال بان کلام الله تعالیٰ مخلوق فهو کافر بالله العظیم‘‘[62]

جو شخص کلام اللہ کو مخلوق کہے اس نے عَظَمَت والے خدا کے ساتھ کفر کیا۔

شرح فقہ اکبر میں ہے:

’’قال فخر الاسلام قد صح عن ابي یوسف انه قال ناظرت ابا حنیفة في مسألة خلق القران فاتفق رأیي ورأیه علی ان من قال بخلق القران فهو کافر وصح هذا القول ایضا عن محمد رحمه الله تعالیٰ‘‘[63]

ترجمہ: امام فخر الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں امام یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ انھوں نے فرمایا میں نے امام

61 - الفقه الأکبر، ص 20

62 ـ کتاب الوصیة، ص 42

63 ـ منح الروض الأزهر شرح الفقه الأکبر: القرآن کلام الله غیر مخلوق ص ٩٥

اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسئلہ خلق قُرآن میں مناظرہ کیا، میری اور ان کی رائے اس پر متفق ہوئی کہ جو قُرآن مجید کو مخلوق کہے وہ کافِر ہے اور یہ قول امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ سے بھی بصحت ثبوت کو پہنچا۔

یعنی ہمارے ائمہ ثلاثہ رضی اللہ عنہم کا اجماع و اتفاق ہے کہ قرآن عظیم کو مخلوق کہنے والا کافِر ہے۔ کیا معتزلہ و کرامیہ و روافض کہ قُرآن کو مخلوق کہتے ہیں اس قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھتے ؟

نفسِ مسئلہ کا جزئیہ لیجئے امام مذہب حنفی سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ "کتاب الخَراج" میں فرماتے ہیں:

"ایما رجل مسلم سب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ تعالی بانت منہ امرأتہ" (64)

جو شخص مسلمان ہو کر رَسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو دشنام دے یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر اور خدا عزّوجلّ کا منکر ہو گیا اور اس کی جورو اُس کے نکاح سے نکل گئی۔

---

64 ۔ کتاب الخراج" للامام أبی یوسف: فصل فی الحکم فی المرتد عن الإسلام ص199

دیکھو! کیسی صاف تصریح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی تنقیصِ شان کرنے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے، اسکی جُورو نکاح سے نکل جاتی ہے۔ کیا مسلمان اہل قبلہ نہیں ہوتا یا اہلِ کلمہ نہیں ہوتا مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شان میں گستاخی کے ساتھ نہ قبلہ قبول، نہ کلمہ مقبول، والعیاذباللہ رب العالمین۔

ثالثاً اصل بات یہ ہے کہ اصطلاحِ اَئِمّہ میں اہل قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو، اِن میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ شِفاء شریف و بَزازِیہ ودُرَر وغُرَر وفتاوٰی خَیرِیہ وغیرہا میں ہے:

''اجمع المسلمون ان شاتمه صلى الله تعالى عليه وسلم كافر ومن شك في عذابه وكفره كفر''[65]

تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافِر ہے اور جو اس کے مُعذَّب یا کافِر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافِر ہے۔

مجمعُ الانھُرُ ودُرِّ مختار میں ہے:

''واللفظ له الكافر بسب نبي من الانبياء لا تقبل توبته مطلقا

65۔ الشفاء، القسم الرابع، الباب الاول، ۲/ ۲۰۸ و الفتاوی الخیریة، باب المرتدین، ۱/ ۱۰۳

ومن شك في عذابه وكفره كفر" (66)

جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافِر ہوا اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اسکے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافِر ہے۔

الحمد للہ عزّوجلّ! یہ نفسِ مسئلہ کا وہ گراں بہا جزئیہ ہے جس میں ان بد گویوں کے کفر پر اجماعِ تمام اُمت کی تصریح ہے اور یہ بھی کہ جو انہیں کافِر نہ جانے خود کافِر ہے۔

شرح فقہ اکبر میں ہے:

"في المواقف لا يكفر اهل القبلة الا فيما فيه انكار ما علم مجيئه بالضرورة او المجمع عليه كاستحلال المحرمات اهـ ولا يخفى ان المراد بقول علمائنا لا يجوز تكفير اهل القبلة بذنب ليس مجرد التوجه الى القبلة فان الغلاة من الروافض الذين يدعون ان جبريل عليه الصلاة والسلام غلط في الوحي فان الله تعالى ارسله الى علي رضي الله تعالى عنه وبعضهم قالوا انه اله وان صلوا الى القبلة ليسوا بمؤمنين وهذا هو المراد بقوله صلى الله

---

66 ۔ الدر المختار، كتاب الجهاد، باب المرتد، ١/ ٣٥٦. و مجمع الأنهر، كتاب فصل في احكام الجزية، ١/ ٦٧٧

تعالی علیه وسلم من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلك مسلم اھ مختصرا"[67]

یعنی مواقف میں ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہاجائے گا مگر جب ضروریاتِ دین یا اجماعی باتوں سے کسی بات کا انکار کریں جیسے حرام کو حلال جاننا اور مخفی نہیں کہ ہمارے علماء جو فرماتے ہیں کہ کسی گناہ کے باعث اہلِ قبلہ کی تکفیر روا نہیں، اس سے نِرا قبلہ کو منہ کرنا مراد نہیں کہ غالی رافضی جو بکتے ہیں کہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی میں دھوکا ہوا، اللہ تعالیٰ ل نے انہیں مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی طرف بھیجا تھا اور بعض تو مولیٰ علی کو خدا کہتے ہیں، یہ لوگ اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھیں، مُسلمان نہیں اور اس حدیث کی بھی یہی مراد ہے جس میں فرمایا کہ "جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مُسلمان ہے۔"

یعنی جب کہ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو اور کوئی بات منافیِ ایمان نہ کرے۔ اسی میں ہے:

"اعلم ان المراد باهل القبلة الذین اتفقوا علی ما هو من ضروریات الدین کحدوث العالم وحشر الاجساد وعلم الله

67۔ منح الروض الأزهر شرح الفقه الأكبر، مطلب فی ایراد الالفاظ المکفرة الخ، ص ٤٤٦،٤٤٧

تعالی بالکلیات والجزئیات وما اشبه ذلك من المسائل المهمات فمن واظب طول عمره على الطاعات والعبادات مع اعتقاد قدم العالم او نفي الحشر او نفي علمه سبحانه بالجزئيات لا يكون من اهل القبلة وان المراد بعدم تكفير احد من اهل القبلة عند اهل السنة انه لا يكفر ما لم يوجد شيء من امارات الكفر وعلاماته ولم يصدر عنه شيء من موجباته،، (68)

یعنی جان لو کہ اہلِ قبلہ سے مُراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریاتِ دین میں موافق ہیں جیسے عالَم کا حادِث ہونا، اجسام کا حشر ہونا، اللہ تعالیٰ عزّوجلّ کا علم تمام کُلیات و جزئیات کو محیط ہونااور جو مُہِم مسئلے اِن کی مانند ہیں، توجو تمام عمر طاعتوں اور عبادتوں میں رہے، اسکے ساتھ یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ عالَم قدیم ہے یاحشر نہ ہو گا یااللہ عزّوجلّ جزئیات کو نہیں جانتاوہ اہلِ قبلہ سے نہیں اور اہلِ سنّت کے نزدیک اہلِ قبلہ میں کسی کو کافِر نہ کہنے سے یہ مُراد ہے کہ اسے کافِر نہ کہیں گے جب تک اس میں کفر کی کوئی علامت ونشانی نہ پائی جائے اور

68۔منح الروض الأزهر شرح الفقه الأكبر، عدم جواز تكفير اهل القبلة، ص ٤٢٩

کوئی بات موجب کُفر اس سے صادر نہ ہو۔

امام اجل سیدی عبد العزیز بن احمد بن محمد بخاری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "تحقیق شرح اصولِ حُسامی" میں فرماتے ہیں:

"ان غلا فيه (اي في هواه) حتى وجب اكفاره به لا يعتبر خلافه ووفاقه ايضا لعدم دخوله في مسمى الامة المشهود لها بالعصمة وان صلى الى القبلة واعتقد نفسه مسلما لان الامة ليست عبارة عن المصلين الى القبلة بل عن المؤمنين وهو كافر وان كان لا يدري انه كافر" (69)

یعنی بدمذہب اگر اپنی بدمذہبی میں غالی ہو جس کے سبب اُسے کافر کہنا واجب ہو تو اِجماع میں اس کی مُخالَفت، مُوافَقت کا کچھ اعتبار نہ ہو گا کہ خطا سے معصوم ہونے کی شہادت تو اُمت کے لئے آئی ہے اور وہ اُمت ہی سے نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور اپنے آپ کو مُسلمان اعتقاد کرتا ہو اس لئے کہ اُمت قبلہ کیطرف نماز پڑھنے والوں کا نام نہیں بلکہ مُسلمان کا نام ہے اور یہ شخص کافر ہے اگرچہ اپنی جان کو کافر نہ جانے۔

ردالمحتار میں ہے:

---

69 ۔ التحقيق شرح السامي، باب الاجماع، ص 208

"لا خلاف في كفر المخالف في ضروريات الاسلام وان كان من اهل القبلة المواظب طول عمره على الطاعات كما في شرح التحرير" (70)

یعنی ضروریاتِ اسلام سے کسی چیز میں خلاف کرنے والا بالاجماع کافر ہے اگر چہ اہلِ قبلہ سے ہو اور عمر بھر طاعات میں بسر کرے جیسا کہ شرح تحریرِ امام بن الہمام میں فرمایا۔

کتب عقائد و فقہ واصول ان تصریحات سے مالامال ہیں۔

رابعاً خود مسئلہ بدیہی ہے۔ کیا جو شخص پانچ وقت قبلہ کی طرف نماز پڑھتا اور ایک وقت مہادیو کو سجدہ کرلیتا ہو، کسی عاقل کے نزدیک مُسلمان ہوسکتا ہے حالانکہ اللہ کو جھوٹا کہنا یا محمد رَسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گُستاخی کرنا، مہادیو کے سجدے سے کہیں بدتر ہے اگرچہ کفر ہونے میں برابر ہے وذلك ان الكفر بعضه اخبث من بعض (اور یہ اس لیے کہ بعض کفر بعض کفر سے خبیث تر ہے)

وجہ یہ کہ بُت کو سجدہ علامتِ تکذیبِ خدا ہے اور علامتِ تکذیب عین تکذیب کے برابر نہیں ہوسکتی اور سجدہ میں یہ اِحتِمال بھی نکل سکتا ہے کہ محض تَحِیَّت

---

70 ۔ رد المحتار، کتاب الصلوۃ، باب الامامۃ، ۱/ ۳۷۷

و مُجرا مقصود ہو نہ عبادت، اور محض تحیّت فی نفسہٖ کفر نہیں[71]، ولہذا اگر مثلاً کسی عالم یا عارف کو تحیّۃً سجدہ کرے، گنہگار ہو گا، کافر نہ ہو گا۔ امثالِ بُت میں شرع نے مطلقاً حکم کفر بربنائے شِعار خاص کفار رکھا ہے بخلاف بد گوئی حضور پُر نُور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ فی نفسہٖ کفر ہے جس میں کوئی احتمالِ اسلام نہیں۔ اور میں یہاں اس فرق پر بناء نہیں رکھتا کہ ساجدِ صنم کی توبہ باجماعِ اُمت مقبول ہے مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے کی توبہ ہزارہا ائمہ دین کے نزدیک اصلاً قبول نہیں اور اسی کو ہمارے علماء حنفیہ سے امام بزازی و امام محقق علی الاطلاق ابن الہمام وعلامہ مولیٰ خسرو صاحبِ دُرر و غُرر وعلامہ زین بن نُجیم صاحب بحر الرائق والاشباہ والنظائر وعلامہ عمر بن نُجیم صاحبِ نہر الفائق وعلامہ ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ غزی صاحبِ تنویر الابصار وعلامہ خیر الدین رملی صاحبِ فتاویٰ خَیریّہ وعلامہ شیخی زادہ صاحب مَجمَعُ الاَنہُر وعلامہ مدقق محمد بن علی حصکفی صاحبِ دُرّ مختار وغیرھم عمائد کِبار علیہم رحمۃُ اللہِ العزیزِ الغفّار نے اختیار فرمایا: بيد ان تحقيق المسألة في الفتاوى الرضوية

---

71 ۔ "شرح مواقف" میں ہے: سجوده لها يدل بظاهره أنه ليس بمصدق، ونحن نحكم بالظاهر، فلذا حكمنا بعدم إيمانه، لا لأن عدم السجود لغير الله، دخل في حقيقة الإيمان حتى لو علم أنه لم يسجد لها على سبيل التعظيم واعتقاد الإلهية بل سجد لها وقلبه مطمئن بالتصديق لم يحكم بكفره فيما بينه وبين الله، وإن أجري عليه حكم الكفر في الظاهر. منه [الإمام احمد رضا].

اس لئے کہ عدمِ قبولِ توبہ صرف حاکم اسلام کے یہاں ہے کہ وہ اس معاملہ میں بعد توبہ بھی سزائے موت دے ورنہ اگر توبہ صدقِ دل سے ہے تو عِنْدَ اللّٰہِ مقبول ہے، کہیں یہ بدگو، اس مسئلہ کو دستاویز نہ بنالیں کہ آخر توبہ قبول نہیں پھر کیوں تائب ہوں؟ نہیں نہیں توبہ سے کفر مٹ جائے گا، مسلمان ہو جاؤ گے، جہنم ابدی سے نجات پاؤ گے، اس قدر پر اجماع ہے کما في رد المحتار وغیرہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

تیسرا مکر:

اس فرقۂ بے دین کا مکر سوم یہ ہے کہ فقہ میں لکھا ہے جس میں ننانوے باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی تو اس کو کافر نہ کہنا چاہیے۔

اولاً یہ مکرِ خبیث سب مکروں سے بدتر وضعیف جس کا حاصل یہ کہ جو شخص دن میں ایک بار اذان دے یا دو رکعت نماز پڑھ لے اور ننانوے بار بت پوجے، سنکھ پھونکے، گھنٹی بجائے وہ مسلمان ہے کہ اس میں ننانوے باتیں کفر کی ہیں تو ایک اسلام کی بھی ہے۔یہی کافی ہے حالانکہ مومن تو مومن کوئی عاقل اسے مسلمان نہیں کہہ سکتا۔

ثانیاً اس کی رو سے سوا دہریے کے کہ سرے سے خدا کے وجود ہی کا منکر ہو، تمام کافر، مشرک، مجوس، ہنود، نصاریٰ، یہود وغیر ہم دنیا بھر کے کفار سب کے سب مسلمان ٹھہرے جاتے ہیں کہ اور باتوں کے منکر سہی آخر وجودِ خدا کے تو قائل ہیں۔ ایک یہی بات سب سے بڑھ کر اسلام کی بات بلکہ تمام اسلامی باتوں کی اصلُ الاصول ہے خصوصاً کفارِ فلاسفہ و آریہ وغیر ہم کہ بزعمِ خود توحید کے بھی قائل ہیں

اور یہود و نصاریٰ تو بڑے بھاری مسلمان ٹھہریں گے کہ توحید کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بہت سے کلاموں اور ہزاروں نبیوں اور قیامت و حشر و حساب و ثواب و عذاب و جنت ونار وغیرہ بکثرت اسلامی باتوں کے قائل ہیں۔

ثالثًا اس کے رد میں قرآن عظیم کی وہ آیتیں کہ اُوپر گزریں کافی وافی ہیں جن میں باوصف کلمہ گوئی ونماز خوانی صرف ایک ایک بات پر حکم تکفیر فرمادیا کہیں ارشاد ہوا:

﴿ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ ﴾[72] وہ مسلمان ہوکر اس کلمے کے سبب کافر ہوگئے۔

کہیں فرمایا:

﴿لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ﴾[73] بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے ایمان کے بعد۔

حالانکہ اس مکرِ خبیث کی بناء پر جب تک ۹۹ سے زیادہ کفر کی باتیں جمع نہ ہو جاتیں، صرف ایک کلمہ پر حکم کفر صحیح نہ تھا۔ہاں شاید اِس کا یہ جواب دیں کہ یہ خُدا کی غلطی یا جلد بازی تھی کہ اس نے دائرۂ اِسلام کو تنگ کردیا، کلمہ گویوں، اہل قبلہ کو دھکے دے دے کر، صرف ایک ایک لفظ پر، اسلام سے نکالا اور پھر زبردستی یہ کہ

---

72 ـ التوبة: 9/ 74

73 ـ التوبة: 9/ 66

لَا تَعْتَذِرُوا عذر بھی نہ کرنے دیا نہ عذر سننے کا قصد کیا۔ افسوس ہے کہ خُدا نے پیرِ نیچر یا ندوِیہ لکچر یا ان کے ہم خیال کسی وسیع الاسلام ریفارمر سے مشورہ نہ لیا ﴿اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ﴾ (74)

رابعاً اس مکر کا جواب: تُمہارا رب عزّوجلّ فرماتا ہے:

﴿اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۫ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ﴾ (75)

تو کیا اللہ کے کلام کا کچھ حصّہ مانتے ہو اور کچھ حصّے سے منکر ہو، تو جو کوئی تم میں سے ایسا کرے اسکا بدلہ نہیں مگر دنیا کی زندگی میں رسوائی اور قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب کی طرف پلٹے جائیں گے اور اللہ تمہارے کوتکوں (بُرے کاموں) سے غافل نہیں۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے عقبیٰ بیچ کر دنیا خریدی تو ان پر سے کبھی عذاب ہلکا ہو نہ ان کو مدد پہنچے۔

74 ۔ هود: 11/ 18

75 ۔ البقرة: 2/ 85، 86

کلامِ الٰہی میں فرض کیجئے اگر ہزار باتیں ہوں تو ان میں سے ہر ایک بات کا ماننا ایک اسلامی عقیدہ ہے۔ اب اگر کوئی شخص ۹۹۹ مانے اور صرف ایک نہ مانے تو قُرآن عظیم فرمارہاہے کہ وہ ان ۹۹۹ کے ماننے سے مسلمان نہیں بلکہ صرف اس ایک کے نہ ماننے سے کافر ہے، دنیا میں اس کی رسوائی ہوگی اور آخرت میں اس پر سخت تر عذاب جو اَبدَ الآباد تک کبھی موقوف ہونا کیا معنیٰ؟ ایک آن کو ہلکا بھی نہ کیا جائے گا نہ کہ ۹۹۹ کا انکار کرے اور ایک کو مان لے تو مسلمان ٹھہرے، یہ مسلمانوں کا عقیدہ نہیں بلکہ بشہادتِ قُرآنِ عظیم خود صریح کُفر ہے۔

خامساً اصل بات یہ ہے کہ فقہائے کرام پر ان لوگوں نے جتنا اِفتراء اٹھایا، انہوں نے ہر گز کہیں ایسا نہیں فرمایا بلکہ انہوں نے بہ خصلت یہود ﴿يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ﴾[76] (یہودی بات کو اس کے ٹھکانوں سے پھیرتے ہیں) تحریف تبدیل کر کے کچھ کا کچھ بنالیا، فقہاء نے یہ نہیں فرمایا کہ جس شخص میں ننانوے باتیں کفر کی اور ایک اسلام کی ہو وہ مسلمان ہے۔ حاشاللہ! بلکہ اُمت کا اِجماع ہے کہ جس میں ننانوے ہزار باتیں اسلام کی اور ایک کُفر کی ہو وہ یقیناً قطعًا کافر ہے۔ ۹۹ قطرے گُلاب میں ایک بوند پیشاب کا پڑ جائے، سب پیشاب ہو جائے گا مگر یہ جاہل کہتے ہیں ننانوے قطرے پیشاب میں ایک بوند گلاب کا ڈال دو، سب طیب و طاہر ہو جائے گا۔ حاشا کہ فقہاء تو فقہاء کوئی ادنیٰ تمیز والا بھی ایسی جہالت بکے۔ بلکہ فقہاء کرام نے یہ فرمایا ہے

---

76 ۔ النسآء: 4/ 46

کہ "جس مسلمان سے کوئی لفظ ایسا صادر ہو جس میں سو پہلو نکل سکیں، ان میں ۹۹ پہلو کُفر کی طرف جاتے ہوں اور ایک اسلام کی طرف تو جب تک ثابت نہ ہو جائے کہ اس نے خاص کوئی پہلو کُفر کا مُراد رکھا ہے ہم اسے کافر نہ کہیں گے کہ آخر ایک پہلو اسلام بھی تو ہے، کیا معلوم شاید اس نے یہی پہلو مراد رکھا ہو" اور ساتھ ہی فرماتے ہیں کہ "اگر واقع میں اس کی مُراد کوئی پہلوئے کفر ہے تو ہماری تاویل سے اسے فائدہ نہ ہو گا۔ وہ عند اللہ کافر ہی ہو گا"۔

اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً زید کہے "عَمرو کو علمِ قطعی یقینی غیب کا ہے۔" اس کلام میں اتنے پہلو ہیں:

(۱) عمرو اپنی ذات سے غیب دان ہے یہ صَرِیح کفر و شرک ہے ﴿قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (77) (تم فرماؤ خود غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر اللہ)

(۲) عمرو آپ تو غیب دان نہیں مگر جن علمِ غیب رکھتے ہیں اُن کے بتائے سے اِسے غیب کا علم یقینی حاصل ہے، یہ بھی کفر ہے ﴿تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ﴾ (78) (جنّوں کی حقیقت کُھل گئی اگر غیب جانتے ہوتے تو اس خواری کے عذاب میں نہ ہوتے)

---

77 ۔ النمل: 27/ 65

78 ۔ سبا: 34/ 14

(۳)عمرو نجومی ہے۔

(۴)رمّال ہے۔

(۵)سامندرک جانتا، ہاتھ دیکھتا ہے۔

(۶)کوے وغیرہ کی آواز۔

(۷)حشرات الارض کے بدن پر گرنے

(۸)کسی پرندے یا وحشی چرندے کے داہنے یا بائیں نکل کر جانے

(۹)آنکھ یا دیگر اعضاء کے پھڑکنے سے شگون لیتا ہے۔

(۱۰)پانسہ پھینکتا ہے۔

(۱۱)فال دیکھتا ہے۔

(۱۲)حاضرات سے کسی کو معمول بنا کر اس سے احوال پوچھتا ہے۔

(۱۳)مسمریزم جانتا ہے۔

(۱۴)جادو کی میز

(۱۵)روحوں کی تختی سے حال دریافت کرتا ہے۔

(۱۶)قیافہ دان ہے۔

(۱۷)علم زایرجہ سے واقف ہے،

ان ذرائع سے اسے غیب کا علم یقینی قطعی ملتا ہے، یہ سب بھی کُفر ہیں۔(79)

---

79 ۔ جبکہ انکی وجہ سے غیب کے علم کے قطعی یقینی کا دعویٰ کیا جائے جیسا کہ نفس کلام میں مذکور ہے۔ منہ منہ

[الإمام احمد رضا]

رَسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فرماتے ہیں:

"من اتى كاهنا او عرافا فصدقه بما يقول فقد كفر بما انزل على محمد ﷺ رواه احمد والحاكم بسند صحيح عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه[80] ولاحمد وابي داود عنه رضي الله تعالى عنه فقد برئ مما نزل على محمد صلى الله تعالى عليه وسلم"[81]

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: جو کسی نجومی یا کاہن کے پاس آئے اور ان کے قول کی تصدیق کرے تحقیق اس نے اس کا انکار کیا جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوا (یعنی قرآن مجید) احمد اور ابی داؤد کی روایت ہے کہ وہ شخص بیزار ہوا اس سے جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔)

(۱۸) عمرو پر وحی رسالت آتی ہے اس کے سبب غیب کا علم یقینی پاتا ہے جس طرح رَسُولوں کو ملتا تھا، یہ اشد کفر ہے ﴿وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ

80 ۔ المستدرك، كتاب الإيمان، التشديد في اتيان الكاهن، رقم الحديث:15. ومسند أحمد، مسند أبي هريره، رقم الحديث:9536

81 ۔سنن ابی داود، كتاب الكهانت والتطير، باب النهي عن اتيان الكهان، رقم الحديث:3904

﴿كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾[82] (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے)

(۱۹) وحی تو نہیں آتی مگر بذریعہ الہام جمیع غیوب اس پر منکشف ہوگئے ہیں، اس کا علم تمام معلومات الٰہی کو محیط ہوگیا۔ یہ یوں کفر ہے اس نے عمرو کو علم میں حضور پُر نُور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ترجیح دے دی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم بھی جمیع معلوماتِ الٰہی کو مُحیط نہیں۔ ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾[83] تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔ "من قال فلان اعلم منه صلى الله تعالى عليه واله وسلم فقد عابه فحكمه حكم الساب." نسیم الریاض[84]

(۲۰) جمیع کا احاطہ نہ سہی مگر جو علوم غیب اسے الہام سے ملے ان میں ظاہراً باطناً کسی طرح کسی رَسُول اِنس وملک کی وَساطت وتبعیت نہیں اللہ تعالیٰ نے بلاواسطۂ رَسُول اصالۃً اسے غیوب پر مطلع کیا، یہ بھی کفر ہے،

﴿وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ

---

82 ۔ الاحزاب: 33/ 40

83 ۔ الزمر: 39/ 9

84 ۔ نسيم الرياض في شرح الشفاء، الباب الاول، 4/ 335

رُسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ﴾(85)

اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے لوگو! تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسُولوں سے جسے چاہے۔

﴿عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا○ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ﴾(86)

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسُولوں کے۔

(۲۱) عمرو کو رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطہ سے سمعاً یا عیناً یا الہاماً بعض غیوب کا علم قطعی اللہ عزّوجلّ نے دیا یا دیتا ہے، یہ خالص اسلام ہے تو محققین فقہاء اس قائل کو کافر نہ کہیں گے کہ اگرچہ اس کی بات کے اکیس پہلوؤں میں بیس کفر ہیں مگر ایک اسلام کا بھی ہے احتیاط و تحسینِ ظن کے سبب اس کا کلام اسی پہلو پر حمل کریں گے جب تک ثابت نہ ہو کہ اس نے کوئی پہلوئے کفر ہی مُراد لیا، نہ کہ ایک ملعون کلام، تکذیبِ خدا یا تنقیصِ شان سید انبیاء علیہ و علیہم الصلوٰۃ والثناء میں صاف، صریح، ناقابلِ تاویل و توجیہ ہو، اور پھر بھی حکمِ کفر نہ ہو، اب تو اسے کفر نہ کہنا، کفر کو اسلام ماننا ہوگا، اور جو کفر کو اسلام مانے خود کافر ہے۔ اِبھی شفاء و بزازیہ و دُرَر و بحر و نہرو

85۔ اٰلِ عمران: 3/ 179

86۔ الجن 72/ 25، 26

فتاویٰ خیریہ و مجمع الانہر و دُرِ مختار وغیرہ کُتبِ مُعتَمَدَہ سے سن چکے کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیصِ شان کرے، کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے، مگر یہود مَنش لوگ فقہائے کرام پر افترائے سخیف اور ان کے کلام میں تبدیل و تحریف کرتے 441ہیں۔

﴿وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ﴾[87] (اور اب جاناچاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔)

شرح فقہ اکبر میں ہے:

"قد ذكروا ان المسألة المتعلقة بالكفر اذا كان لها تسع وتسعون احتمالا للكفر واحتمال واحد في نفيه فالاولى للمفتي و القاضي ان يعمل بالاحتمال النافي"[88]

(یعنی علماء کرام رحمۃ اللہ علیہم نے کفر کے متعلق ایک مسئلے کا تذکرہ فرمایاہے کہ جس میں ۹۹ معانی کفر کے ہوں اور ایک معنی اسلام کا ہو تو مفتی اور قاضی کو چاہیے کہ اسلامی معنی کو مد نظر رکھے اور کفر کا فتوی نہ دے۔)

فتاویٰ خلاصہ و جامع الفصولین و محیط و فتاویٰ عالمگیر وغیرہا میں ہے:

---

87 ۔ الشعراء: 26/ 227

88 ۔ منح الروض الأزهر في شرح فقه الأكبر: مطلب يجب معرفة المكفرات الخ، ص 445

"اذا كانت في المسألة وجوه توجب التكفير ووجه واحد يمنع التكفير فعلى المفتي والقاضي ان يميل الى ذلك الوجه ولا يفتي بكفره تحسيناً للظن بالمسلم ثم ان كانت نية القائل الوجه الذي يمنع التكفير فهو مسلم وان لم يكن لا ينفعه حمل المفتي كلامه على وجه لا يوجب التكفير"(89)

(جب کسی مسئلے میں کئی معنی ہوں جو کفر کو ثابت کریں اور ایک معنی ایسا ہو جو کفر سے روکتا ہو تو مفتی و قاضی کو لازم ہے کہ اسی معنی کی طرف توجہ کرے اور مسلمان سے حسن ظن رکھتے ہوئے کفر کا حکم نہ دے پھر اگر کہنے والے کی نیت اسی معنی کی تھی جو کفر سے روکتا ہے (اسلامی معنی) تو وہ مسلمان ہے اور اگر اسکی نیت اسلامی معنی کی نہ تھی (بلکہ کفری معنی کی تھی) تو مفتی کا اسکے کلام کو اسلامی

89 ۔ خلاصة الفتاوى، كتاب الالفاظ الكفر الفصل الثاني، 4/ 382. جامع الفصولين، الفصل 38 في مسائل كلمات الكفر اسلامی 2/ 298. المحيط البرهاني، فصل في مسائل المرتدين واحكامهم،5/ 226.الفتاوى الهندية، كتاب السير الباب التاسع، 2/ 301. رد المحتار، كتاب الجهاد، باب المرتد، 3/ 285. الفتاوى البزازية على هامش الفتاوى الهندية، كتاب الفاظ تكون اسلاماً او كفرا، 6/ 321. بحر الرائق، كتاب السير باب احكام المرتدين، 5/ 210. مجمع الأنهر شرح ملتقى الأبحر، كتاب السير، باب المرتد، 1/ 688. الحديقة الندية شرح الطريقة المحمدية، والاستخفاف بالشريعة كفر الخ 1/ 302. الفتاوى التاتارخانيه، كتاب احكام المرتدين، 5/ 312.

سمجھنا اسے کوئی فائدہ نہ دے گا(اور اللہ کے یہاں کافر ہی ہو گا۔)

اسی طرح فتاویٰ بزازیہ وبحر الرائق ومجمع الانہر وحدیقہ ندیہ وغیرہا میں ہے تاتارخانیہ وبحر وسل الحسام وتنبیہ الولاۃ وغیرہا میں ہے:

''لا يكفر بالمحتمل لان الكفر نهاية في العقوبة فيستدعي نهاية في الجناية ومع الاحتمال لا نهاية''(90)

(احتمال کے ہوتے ہوئے تکفیر نہیں کی جائے گی کیونکہ کفر انتہائی سزا ہے جو انتہائی جرم کا مقتضی ہے اور احتمال کی موجودگی میں انتہائی جرم نہ ہوا۔)

بحر الرائق وتنویر الابصار وحدیقہ ندیہ وتنبیہ الولاۃ وسل الحسام وغیرہا میں ہے:

''والذي تحرر انه لا يفتى بكفر مسلم امكن حمل كلامه على محمل حسن الخ''(91)

---

90 ۔ الفتاوی التاتارخانیه، کتاب احکام المرتدین، 5/ 459. سل الحسام الهندی لنصرة مولانا خالد النقشبندی، رسالة من رسائل ابن عابدین، 2/ 316. تنبیه الولاة والحکام علی أحکام شاتم خیر الأنام، رسالة من رسائل ابن عابدین، 1/ 342. بحر الرائق، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، 5/ 210

91 ۔ تنویر الأبصار، کتاب الجهاد باب المرتد، ۱/ 203. بحر الرائق، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، 5/ 210. تنبیه الولاة والحکام علی أحکام شاتم خیر الأنام، رسالة من رسائل ابن عابدین، 1/ 342 . سل الحسام الهندی لنصرة مولانا خالد النقشبندی، رسالة من رسائل ابن عابدین، 2/ 316. الحدیقة الندیة شرح الطریقة المحمدیة، 1/ 302.

(اور یہ بات ثابت ہوگئی کہ کسی ایسے مسلمان کو کافر نہ کہا جائے جسکے کلام میں کسی اچھے معنی کا تلاش کرنا ممکن ہو۔)

دیکھو ایک لفظ کے چند احتمال میں کلام ہے نہ کہ ایک شخص کے چند اقوال میں، مگر یہودی بات کو تحریف کر دیتے ہیں۔

فائدہ جلیلہ:

اس تحقیق سے یہ بھی روشن ہو گیا کہ بعض فتاوے مثل فتاویٰ قاضی خان وغیرہ میں جو اس شخص پر کہ اللہ و رسول کی گواہی سے نکاح کرے یا کہے ارواح مشائخ حاضر و واقف ہیں یا کہے ملائکہ غیب جانتے ہیں بلکہ کہے مجھے غیب معلوم ہے، حکم کفر دیا، اس سے مراد وہی صورت کفریہ مثل اِدّعائے علمِ ذاتی وغیرہ ہے۔ ورنہ ان اقوال میں تو ایک چھوڑ مُتعدّد احتمالِ اسلام کے ہیں کہ یہاں علمِ غیبِ قطعی یقینی کی تصریح نہیں اور علم کا اِطلاق ظن پر شائع وذائع ہے تو علمِ ظنی کی شِق بھی پیدا ہو کر ا کیس کی جگہ بیالیس احتِمال نکلیں گے اور ان میں بہت سے کفر سے جدا ہوں گے کہ غیب کے علمِ ظنّی کا اِدّعاء کفر نہیں۔ بحر الرائق و ردالمحتار میں ہے:

"علم من مسائلهم هنا ان من استحل ما حرمه الله تعالى على وجه الظن لا يكفر وانما يكفر اذا اعتقد الحرام حلالا ونظيره ما ذكره القرطبي في شرح مسلم ان ظن الغيب جائز كظن المنجم والرمال بوقوع شيء في المستقبل بتجربة امر عادي

فهو ظن صادق والممنوع ادعاء علم الغيب والظاهر ان ادعاء ظن الغيب حرام لا كفر بخلاف ادعاء العلم اهـ[92] زاد في البحر الا ترى انهم قالوا في نكاح المحرم لو ظن الحل لا يحد بالاجماع ويعزر كما في الظهيرية وغيرها ولم يقل احد انه يكفر وكذا في نظائره اهـ"[93]

(ان مسائل سے معلوم ہوگیا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کو حلال گمان کیا وہ کافر نہ ہوگا کافر تو حرام کو حلال اعتقاد کرنے سے ہوگا۔ اس کی نظیر وہ ہے جو قرطبی نے شرح مسلم میں ذکر کیا کہ ظن غیب جائز ہے جیسا نجومی اور رملی کا کسی امر عادی کے تجربہ کی بنیاد پر مستقبل میں کسی امر کے واقع ہونے کا ظن۔ یہ ظن صادق ہے۔ اور جو ممنوع ہے وہ علم غیب کا ادعاء ہے، اور ظاہر ہے کہ ظن غیب کا ادعاء حرام ہے کفر نہیں بخلاف علم غیب کے ادعاء کے اھ۔ بحر میں زائد ہے کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ نکاح محرم کے بارے میں مشائخ نے کہا ہے کہ اگر اس کو حلال کا ظن تھا تو بالاجماع حد نہیں لگائی جائیگی بلکہ تعزیر لگائی جائے گی، جیسا کہ ظہیریہ وغیرہ میں ہے۔ اس کی تکفیر کا

92۔ رد المحتار، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحدود الخ، 6/ 31

93۔ البحر الرائق، کتاب الحدود باب الوطء الذی یوجب الحدود الخ، 5/ 26

قول کسی نے نہیں کیا، یونہی اس کی نظائر میں ہے۔)

تو کیونکر ممکن ہے کہ علماء باوصف ان تصریحات کے کہ ایک احتمال اسلام بھی نافیٔ کفر ہے جہاں بکثرت احتمالاتِ اسلام موجود ہیں، حکمِ کُفر لگائیں لاجرم اس سے مراد ہی خاص احتمالِ کُفر ہے مثل اِدِّعَائے علمِ ذاتی وغیرہ، ورنہ یہ اقوال آپ ہی باطل اور ائِمّہ کرام کی اپنی ہی تحقیقات عَالِیہ کے مخالف ہو کر خود ذَاہِب و زَائِل ہونگے، اس کی تحقیق جامع الفصولین ورَدُّ المُحتارِ وحاشیہ علامہ نوح وملتقط وفتاویٰ حجہ وتاتارخانیہ و مَجْمَعُ الْاَنْھُرْ وحَدِیقَہ نَدِیَہ وسل الحسام غیرہا کُتب میں ہے۔ نصوص عبارات رسائل عِلمِ غَیب مثل اَللُّؤْلُؤُ الْمَکْنُوْنُ وغیرہا میں ملاحظہ ہوں، وباللہ التوفیق ، یہاں صرف "حدیقہ ندیہ شریف" کے یہ کلمات شریفہ بس ہیں:

"جميع ما وقع في كتب الفتاوى من كلمات الكفر التي صرح المصنفون فيها بالجزم بالكفر يكون الكفر فيها محمولا على ارادة قائلها معنى عللوا به الكفر واذا لم تكن ارادة قائلها ذلك فلا كفر" (94)

یعنی کُتب فتاویٰ میں جتنے الفاظ پر حکمِ کُفر کا جزم کیا ہے ان سے مراد وہ صورت ہے کہ قائل نے اِن سے پہلوئے کُفر مُراد لیا ہو ورنہ ہر گز کُفر نہیں۔

---

94 ۔ الحديقة الندية شرح الطريقة المحمدية، 1/ 304

ضروری تنبیہ:

احتمال وہ معتبر ہے جس کی گنجائش ہو، صَرِیح بات میں تاویل نہیں سنی جاتی ورنہ کوئی بات بھی کفر نہ رہے۔ مثلاً زید نے کہا "خُدا دو ہیں"، اس میں یہ تأویل ہو جائے کہ لفظِ خُدا سے بحذفِ مضاف حکم خدا مُراد ہے یعنی قضاء دو ہیں، مبرم و معلّق، جیسے قُرآنِ عظیم میں فرمایا: ﴿اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ﴾[95] اَیْ اَمْرُ اللہ

عمرو کہے "میں رَسُول اللہ ہوں"، اس میں یہ تاویل گڑھ لی جائے کہ لغوی معنی مراد ہیں یعنی خدا ہی نے اس کی روح بدن میں بھیجی۔ ایسی تاویلیں زِنہار مَسْمُوع نہیں۔

شفاء شریف میں ہے:

"ادعاء التاویل في لفظ صراح لا یقبل"[96]

صَرِیح لفظ میں تاویل کا دعویٰ نہیں سنا جاتا۔

شرح شفاء قاری میں ہے:

"ھو مردود عند القواعد الشرعیة"[97]

95۔ البقرۃ: 2/ 210

96۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، القسم الرابع الباب الاول، 2/ 217

97۔ شرح الشفاء لملا علی القاری، القسم الرابع الباب الاول، 2/ 396

ایسا دعویٰ شریعت میں مردود ہے۔

نسیم الریاض میں ہے:

"لا یلتفت لمثله ویعد هذیانا"[98]

ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور ہذیان سمجھی جائے گی۔

فتاویٰ خلاصہ وفصول عمادیہ وجامع الفصولین وفتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہے:

"واللفظ للعمادي قال انا رسول الله او قال بالفارسية من پیغمبرم یرید به من پیغام مي برم یکفر"[99]

یعنی اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول یا پیغمبر کہے اور مراد یہ لے کہ میں پیغام لے جاتا ہوں، قاصد ہوں تو وہ کافر ہو جائے گا۔

یہ تاویل نہ سنی جائے گی، فَاحْفَظْ

مکر چہارم:

انکار، یعنی جس نے ان بدگویوں کی کتابیں نہ دیکھیں اس کے سامنے صاف مکر جاتے ہیں کہ ان لوگوں نے یہ کلمات کہیں نہ کہے اور جو ان کی چھپی ہوئی کتابیں، تحریریں دکھادیتا ہے۔ اگر ذی علم ہوا تو ناک چڑھا کر منہ بنا کر چل دیے یا آنکھوں

98۔ نسیم الریاض، القسم الرابع، الباب الأول، 4/ 343

99۔ الفتاوی الهندیة، بحوالة الفصول العمادیة، کتاب السیر الباب التاسع، 2/ 263

میں آنکھیں ڈال کر بکمالِ بے حیائی صاف کہہ دیا کہ آپ معقول بھی کر دیجئے تو میں وہی کہے جاؤں گا اور بے چارہ بے علم ہوا تو اس سے کہہ دیا ان عبارتوں کا یہ مطلب نہیں اور آخر ہے کیا یہ در بطنِ قائل، اس کے جواب کو وہی آیتِ کریمہ کافی ہے کہ

﴿يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَ لَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ﴾ (100)

خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا حالانکہ بے شک ضرور وہ یہ کفر کے بول بولے اور مسلمان ہوئے پیچھے کافر ہوگئے۔

ع ہوتی آئی ہے کہ انکار کیا کرتے ہیں

اِن لوگوں کی وہ کتابیں (101) جن میں کلماتِ کُفریہ ہیں مدتوں سے انہوں نے خود اپنی زندگی میں چھاپ کر شائع کیں اور ان میں بعض دو دو بار چھپیں (102) مدتہا مدت سے علمائے اہلسنت نے ان کے رد چھاپے، مواخذے کئے، وہ فتویٰ (103) جس میں اللہ تعالیٰ عزّوجلّ کو صاف صاف کاذب جھوٹا مانا ہے اور جس کی اصل مہری و دستخطی اس وقت تک محفوظ ہے اور اس کے فوٹو بھی لئے گئے جن میں سے ایک فوٹو کہ علمائے حرمین شریفین کو دکھانے کے لئے مع دیگر کتبِ دشنامیاں گیا تھا سرکار

---

100 ۔ التوبۃ: 9/ 74

101 ۔ یعنی "براہین قاطعہ" و "حفظ الایمان" و "تحذیر الناس" وکتب قادیانی وغیرہ۔ کاتب عفی عنہ۔

102 ۔ جیسے "براہین قاطعہ" و "حفظ الایمان" کاتب عفی عنہ۔

103 ۔ یعنی فتوائے گنگوہی صاحب کاتب عفی عنہ۔

مدینہ طیبہ میں بھی موجود ہے۔

یہ تکذیبِ خدا کا ناپاک فتوی اٹھارہ برس ہوئے ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ میں رسالہ صیانۃ الناس کے ساتھ مطبع حدیقۃ العلوم میرٹھ میں مَعَ رد کے شائع ہوچکا، پھر ۱۳۱۸ھ مطبع گلزار حسنی بمبئی میں اس کا اور مُفَصّل رد چھپا، پھر ۱۳۲۰ھ میں پٹنہ عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں اس کا اور قاہر رد چھپا اور فتوے دینے والا جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ میں مرا، اور مرتے دم تک ساکت رہا، نہ یہ کہا کہ وہ فتوی میرا نہیں حالانکہ خود چھاپی ہوئی کتابوں سے فتوی کا انکار کر دینا سہل تھا، نہ یہی بتایا کہ مطلب وہ نہیں جو علمائے اہلِ سنّت بتا رہے ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے، نہ کُفرِ صَریح کی نسبت کوئی سہل بات تھی جس پر التفات نہ کیا۔ زید سے اس کا ایک مہری فتویٰ اس کی زندگی و تندرستی میں علانیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صَریح کُفر ہو اور سالہاسال اس کی اشاعت ہوتی رہے، لوگ اس کا رد، چھاپا کریں، زید کو اس کی بناء پر کافِر بتایا کریں، زید اس کے بعد پندرہ برس جیے اور یہ سب کچھ دیکھے سنے اور اس فتویٰ کی اپنی طرف نسبت سے انکار اصلاً شائع نہ کرے بلکہ دم سادھے رہے یہاں تک کہ دم نکل جائے، کیا کوئی عاقل گمان کر سکتا ہے کہ اس نسبت سے اُسے انکار تھا یا اس کا مطلب کچھ اور تھا۔ اور ان میں کے جو زندہ ہیں آج کے دم تک ساکت ہیں، نہ اپنی چھاپی کتابوں سے منکر ہوسکتے ہیں نہ اپنی دشناموں کا اور مطلب گھڑ سکتے ہیں۔

۱۳۲۰ھ میں ان کے تمام کفریات کا مجموع یکجائی رد شائع ہوا۔ پھر ان دشنامیوں کے متعلق، کچھ عمائدِ مسلمین علمی سوالات ان میں کے سرغنہ[104] کے پاس لے گئے، سوالوں پر جو حالت سَرَاسیمگی بے حد پیدا ہوئی، دیکھنے والوں سے اس کی کیفیت پوچھیے مگر اس وقت بھی نہ ان تحریرات سے انکار ہو سکا نہ کوئی مطلب گڑھنے پر قدرت پائی بلکہ کہا تو یہ کہ "میں مباحثہ کے واسطے نہیں آیا، نہ مباحثہ چاہتا ہوں، میں اس فن میں جاہل ہوں اور میرے اساتذہ بھی جاہل ہیں، معقول بھی کر دیجئے میں تو وہی کہے جاؤں گا۔"

وہ سوالات اور اس واقعہ کا مفصل ذکر بھی جبھی ۱۵ جمادی الآخرہ ۱۳۲۳ھ کو چھاپ کر سَرغنہ و اَتباع سب کے ہاتھ میں دے دیا گیا، اِسے بھی چوتھا سال ہے صدائے بر نخاست۔ ان تمام حالات کے بعد وہ انکاری مکر ایسا ہی ہے کہ سرے سے یہی کہہ دیجئے کہ اللہ ورَسول کو یہ دشنام دہندہ لوگ دنیا میں پیدا ہی نہ ہوئے، یہ سب بناوٹ ہے۔ اس کا علاج کیا ہو سکتا ہے، اللہ تعالیٰ عزّوجلّ حیا دے۔

مکرِ پنجم:

جب حضرات کو کچھ بن نہیں پڑتی، کسی طرف مفر نظر نہیں آتی اور یہ توفیق اللہ وَاحِد قہّار نہیں دیتا کہ توبہ کریں اللہ تعالیٰ عزّوجلّ اور محمد رَسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی شان میں جو گستاخیاں بکیں، جو گالیاں دیں، ان سے باز آئیں جیسے

---

104 ۔ یعنی تھانوی صاحب کاتب عفی عنہ۔

گالیاں چھاپیں ان سے رجوع کا بھی اعلان دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"اذا عملت سيئة فاحدث عندها توبة السر بالسر والعلانية بالعلانية" (105)

جب تو بدی کرے تو فوراً توبہ کر، خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ (رواه الامام احمد في الزهد والطبراني في الكبير والبيهقي في الشعب عن معاذ بن جبل رضي تعالى عنه بسند حسن جيد)

اور بفحوائے کریمہ ﴿وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا﴾ (106) (اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس سے کجی چاہتے ہیں۔) راہِ خدا سے روکنا ضرور۔ ناچار عوام مسلمین کو بھڑکانے اور دن دہاڑے ان پر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں کہ علمائے اہلِ سنت کے فتوائے تکفیر کا کیا اعتبار؟ یہ لوگ ذرہ ذرہ سی بات پر کافر کہہ دیتے ہیں، ان کی مشین میں ہمیشہ کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں۔ اسمٰعیل دہلوی کو کافر کہہ دیا.... مولوی اسحٰق صاحب کو کہہ دیا.... مولوی عبدالحیء صاحب کو کہہ دیا.... پھر جن کی حیا اور بڑھی ہوئی ہے وہ اتنا اور ملاتے ہیں کہ

---

105 ۔الزهد لاحمد بن حنبل: رقم الحديث 141. المعجم الكبير، رقم الحديث 331

106 ۔ابراھیم: 14/ 3

معاذ اللہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب کو کہہ دیا.... شاہ ولی اللہ صاحب کو کہہ دیا.... حاجی اِمداد اللہ صاحب کو کہہ دیا.... مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب کو کہہ دیا.... پھر جو پورے ہی حد حیا سے اونچا گزر گئے وہ یہاں تک بڑھتے ہیں کہ عِیَاذًا باللہ عِیَاذًا باللہ حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو کہہ دیا۔ غرض جسے جس کا زیادہ معتقد پایا اس کے سامنے اسی کا نام لے دیا کہ انہوں نے اسے کافر کہہ دیا یہاں تک کہ ان میں کے بعض بزرگواروں نے مولانا مولوی شاہ محمد حسین صاحب الہٰ آبادی مرحوم و مغفور سے جا کر جڑ دی کہ معاذ اللہ معاذ اللہ حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ کو کافر کہہ دیا۔ مولانا کو اللہ تعالیٰ جنت عالیہ عطا فرمائے۔ انہوں نے آیت کریمہ ﴿اِنۡ جَآءَكُمۡ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوۡۤا﴾ (107) (اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو۔) پر عمل فرمایا۔ خط لکھ کر دریافت کیا جس پر یہاں سے رسالہ انجاء البری عن وسواس المفتری لکھ کر ارسال ہوا اور مولانا نے مفتری کذاب پر لاحول شریف کا تحفہ بھیجا، غرض ہمیشہ ایسے ہی افتراء اٹھایا کرتے ہیں جس کا جواب وہ ہے جو تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

﴿اِنَّمَا يَفۡتَرِى الۡكَذِبَ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ﴾ (108)

جھوٹے افتراء وہی باندھتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے۔

---

107 ۔ الحجرات: 49/ 5

108 ۔ النحل: 16/ 105

اور فرماتا ہے:

﴿فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ﴾ (109)

ہم اللہ کی لعنت ڈالیں جھوٹوں پر۔

مسلمانو! اس مکرِ سخیف و کیدِ ضعیف کا فیصلہ کچھ دُشوار نہیں، ان صاحبوں سے ثبوت مانگو کہ کہہ دیا، کہہ دیا فرماتے ہو، کچھ ثبوت بھی رکھتے ہو؟، کہاں کہہ دیا؟ کس کتاب، کس رسالے، کس فتوے، کس پرچے میں کہہ دیا؟ ہاں ہاں ثبوت رکھتے ہو تو کس دن کے لئے اٹھا رکھا ہے؟ دکھاؤ اور نہیں دکھاسکتے اور اللہ جانتا ہے کہ نہیں دکھاسکتے، تو دیکھو قُرآن عظیم تُمہارے کذّاب ہونے کی گواہی دیتا ہے، مسلمانو! تُمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

﴿فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ﴾ (110)

جب ثبوت نہ لاسکیں تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔

مُسلمانو! آزمائے کو کیا آزمانا، بارہا ہوچکا کہ ان حضرات نے بڑے زور شور سے یہ دعوے کئے اور جب کسی مسلمان نے ثبوت مانگا، فوراً پیٹھ پھیر گئے اور پھر منہ نہ دکھاسکے مگر حیا اتنی ہے کہ وہ رٹ، جو منہ کو لگ گئی ہے، نہیں چھوڑتے، اور چھوڑیں کیونکر کہ مرتا کیا نہ کرتا، اب خدا اور رَسُول کو گالیاں دینے والوں کے کفر پر

---

109 ۔ اٰل عمران: 3/ 61

110 ۔ النور: 24/ 13

پردہ ڈالنے کا آخری حیلہ یہی رہ گیا ہے کہ کسی طرح عوام بھائیوں کے ذہن میں جم جائے کہ علمائے اہل سنّت یونہی بلاوجہ لوگوں کو کافر کہہ دیا کرتے ہیں ایسا ہی ان دشامیوں کو بھی کہہ دیا ہوگا۔ مُسلمانو! ان مفتریوں کے پاس ثبوت کہاں سے آیا؟ کہ من گھڑت کا ثبوت ہی کیا ﴿وَاَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآىِٕنِیْنَ﴾ (111) (اور اللہ دغا بازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا) ان کا ادعائے باطل تو اِسی قدر سے باطل ہوگیا۔

تُمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

﴿قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ﴾ (112)

لاؤ اپنی برھان اگر سچے ہو۔

اس سے زیادہ کی ہمیں حاجت نہ تھی مگر بفضلہ تعالی ہم ان کی کذّابی کا وہ روشن ثبوت دیں کہ ہر مسلمان پر ان کا مُفتَری ہونا آفتاب سے زیادہ ظاہر ہو جائے۔ ثبوت بھی بحمد اللہ تعالی تحریری، وہ بھی چھَپا ہوا، وہ بھی نہ آج کا، بلکہ سالہاسال کا، جن جن کی تکفیر کا اِتہام علمائے اہلِ سنّت پر رکھا ان میں سب سے زیادہ گنجائش اگر ان صاحبوں کو ملتی تو اسمٰعیل دہلوی میں کہ بیشک علمائے اہلسنت نے اس کے کلام میں بکثرت کلمات کُفریہ ثابت کئے اور شائع فرمائے بایں ہمہ

111۔ یوسف: 12/ 52

112۔ النمل: 27/ 64

اولاً سُبْحَانُ السُّبُوْحِ عَنْ عَيْبِ كِذْبٍ مَقْبُوْحٍ ، (۱۳۰۷ھ) دیکھئے کہ بار اول (۱۳۰۹ھ) میں لکھنؤ مطبع انوارِ محمدی میں چھپا جس میں بدلائل قاہرہ دہلوی مذکور اور اس کے اتباع پر پچھتر ۷۵ وجہ سے لزومِ کُفر ثابت کر کے صفحہ ۹۰ پر حکمِ اخیر یہی لکھا کہ "علمائے محتاطین انہیں کافِر نہ کہیں یہی صَواب ہے وهو الجواب وبه يفتى وعليه الفتوى وهو المذهب وعليه الاعتداد وفيه السلامة وفيه السداد"(113) یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہوا اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں سلامتی اور اسی میں استقامت۔

ثانیاً اَلْكَوْكَبَةُ الشَّهَابِيَّةُ فِي كُفْرِيَّاتِ أَبِي الْوَهَّابِيَّةِ(1312ھ) دیکھئے جو خاص اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین ہی کے رد میں تصنیف ہوا اور بارِ اوّل شعبان ۱۳۱۶ھ میں عظیم آباد مطبع تحفہ حنفیہ میں چھپا۔ جس میں نصوصِ جلیلہ قرآنِ مجید واحادیثِ صحیحہ وتصریحاتِ ائمہ سے بحوالہ صفحات کتب معتمدہ اس پر ستر ۷۰ وجہ بلکہ زائد سے لزومِ کُفر ثابت کیا اور بالآخر یہی لکھا (ص ۶۲) "ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اِکفار (یعنی کافر کہنے) سے کَفِّ لسان (یعنی زبان روکنا) ماخوذ و مختار ومناسب واللہ سبحانہ وتعالی اعلم "۔(114)

---

113 ۔ فتاوی رضویہ، کتاب السیر، رسالہ سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح ، 15/445

114 ۔ فتاوی رضویہ، کتاب السیر، رسالہ الکوکبۃ الشھابیۃ فی کفریات ابی الوھابیۃ، 15/236

ثالثاً سِلُّ السُّیُوفِ الْھِنْدِیَّۃِ عَلٰی کُفْرِیَّاتِ بَابَا النَّجْدِیَّۃِ(۱۳۱۱ھ)

دیکھئے کے صفر ۱۳۱۲ھ کو عظیم آباد میں چھپا، اس میں اسمعیل دہلوی اور اس کے متبعین پر بوجوہ قاہرہ لزومِ کفر کا ثبوت دے کر صفحہ 21، 22 پر لکھا "یہ حکم فقہی متعلق بہ کلمات سفہی تھا مگر اللہ تعالیٰ عزّوجل کی بے شمار رحمتیں، بے حد برکتیں، ہمارے علمائے کرام پر کہ یہ کچھ دیکھتے اس طائفہ کے پیر سے بات بات پر سچے مُسلمانوں کی نسبت حکمِ کفروشرک سنتے ہیں، بایں ہمہ نہ شدتِ غضب دامنِ احتیاط ان کے ہاتھ سے چھڑاتی ہے، نہ قوتِ اِنتقام حرکت میں آتی، وہ اب تک یہی تحقیق فرمارہے ہیں کہ لُزوم والتِزام میں فرق ہے اقوال کا کلمۂ کُفر ہونا اور بات، اور قائل کو کافر مان لینا اور بات، ہم احتیاط برتیں گے، سکوت کریں گے، جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکمِ کفر جاری کرتے ڈریں گے۔"[115] اھ مختصراً۔

رابعاً اِزَالَۃُ الْعَارِ بِحَجْرِ الْکَرَائِمِ عَنْ کِلَابِ النَّارِ(1316ھ)

دیکھئے کہ بار اول ۱۳۱۷ھ کو عظیم آباد میں چھپا، اس میں صفحہ ۱۰ پر لکھا "ہم اس باب میں قول متکلمین اختیار کرتے ہیں ان میں جو کسی ضروریِ دین کا منکر نہیں نہ ضروریِ دین کے کسی منکر کو مسلمان کہتا ہے اُسے کافر نہیں کہتے۔"[116]

115۔ فتاوی رضویہ، کتاب السیر، رسالہ سل السیوف الھندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ، 15/256

116۔ فتاوی رضویہ، کتاب النکاح، رسالہ ازلۃ العار بحجر الکرائم من کلاب النار، 11/372

خامساً اسمعیل دہلوی کو بھی جانے دیجئے، یہی دشنامی لوگ جن کے کفر پر اب فتوی دیا ہے جب تک ان کی صَرِیح دشنامیوں پر اطلاع نہ تھی، مسئلہ امکانِ کذب کے باعث ان پر اٹھتر ۷۸ وجہ سے لزومِ کفر ثابت کر کے سُبْحَانَ السُّبُّوْحِ میں بالآخر صفحہ ۸۰ طبع اول پر یہی لکھا کہ "حاشاللہ حاشاللہِ ہزار ہزار بار حاش للهِ میں ہر گز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا، ان مقتدیوں یعنی مُدّعیانِ جدید [117] کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگر چہ ان کی بدعت و ضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ (اسمعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اہلِ لاالٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہِ کفر، آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکمِ اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے۔ فان الاسلام يعلو ولا يعلى عليه" [118]

مسلمانو! مسلمانو! تمہیں اپنا دین وایمان اور روزِ قیامت و حُضورِ بار گاہِ رحمن یاد دلا کر اِستفسار ہے کہ جس بندۂ خدا کی دربارۂ تکفیر یہ شدید احتیاط یہ جلیل تصریحات اُس پر تکفیر، تکفیر کا اِفتراء کتنی بے حیائی، کیسا ظلم، کتنی گھنونی ناپاک بات، مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فرماتے ہیں اور وہ جو کچھ فرماتے ہیں قطعاً حق فرماتے ہیں:

---

117 ۔ گنگوہی وانبیٹھی اور ان کے اذناب دیوبندی کاتب عفی عنہ۔

118 ۔ فتاوی رضویہ، کتاب السیر، رسالہ "سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح "15/ 430

اِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ (119)

جب تجھے حیا نہ رہے تو جو چاہے کر

ع بے حیا باش و آنچہ خواہی کن

مسلمانو! یہ روشن، ظاہر، واضح، قاہر عبارات تمہارے پیش نظر ہیں جنہیں چھپے ہوئے دس ۱۰ دس ۱۰ اور بعض کو سترہ ۱۷ اور تصنیف کو انیس ۱۹ سال ہوئے (اور ان دشنامیوں کی تکفیر تو اب چھ سال یعنی ۱۳۲۰ھ سے ہوئی ہے جب سے المعتمد المستند چھپی) ان عبارات کو بغور نظر فرماؤ اور اللہ و رسول کے خوف کو سامنے رکھ کر انصاف کرو یہ عبارتیں فقط ان مفتریوں کا افترا ہی رد نہیں کرتیں بلکہ صراحۃً صاف صاف شہادت دے رہی ہیں کہ ایسی عظیم احتیاط والے نے ہرگز ان دشنامیوں کو کافر نہ کہا جب تک یقینی، قطعی ،واضح، روشن، جلی طور سے ان کا صریح کفر آفتاب سے زیادہ ظاہر نہ ہولیا جس میں اصلاً، اصلاً، ہرگز، ہرگز کوئی گنجائش، کوئی تاویل نہ نکل سکی کہ آخر یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو انکے اکابر پر ستر ۷۰، ستر ۷۰ وجہ سے لزوم کفر کا ثبوت دے کر یہی کہتا ہے کہ "ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہلِ لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک کہ وجہِ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے۔"(120)

119 ۔ سنن ابن ماجۃ ، کتاب الزھد، باب الحیاء، رقم الحدیث 4183

120 ۔ فتاویٰ رضویہ، کتاب السیر، رسالہ "سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح"،15/ 430

یہ بندۂ خدا وہی تو ہے جو خود ان دشنامیوں کی نسبت (جب تک ان کی دشنامیوں پر اطلاعِ یقینی نہ ہوئی تھی) اٹھتر ۷۸ وجہ سے بحکمِ فقہائے کِرام لزومِ کفر کا ثبوت دے کر یہی لکھ چکا تھا کہ "ہزار ہزار بار حاشاللہِ، میں ہرگز انکی تکفیر پسند نہیں کرتا۔"[121] جب کیاان سے کوئی ملاپ تھا اب رنجش ہوگئی؟جب ان سے جائداد کی کوئی شرکت نہ تھی اب پیدا ہوئی ؟ حاشاللہِ مُسلمانوں کا عَلاقہ محبّت و عداوت ،صرف محبّت و عداوتِ خدا اورَسُول ہے، جب تک ان دشام دہوں سے دشنام صادر[122] نہ ہوئی یا اللہ ورَسُول کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سنی تھی، اس وقت تک کَلِمہ گوئی کا پاس لازم تھا،غایت احتیاط سے کام لیا حتیٰ کہ فقہائے کرام کے حکم سے طرح طرح ان پر کفر لازم تھا مگر احتیاطاً ان کا ساتھ نہ دیا اور متکلمین عظام کا مسلک اختیار کیا۔ جب صاف صَرِیح انکارِ ضروریاتِ دین و دشنام دہی ربّ العلمین وسید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم اجمعین آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمہ دین کی تصرِیحیں سن چکے کہ "من شك في عذابه وكفره فقد كفر"[123] جو ایسے کے معذب وکافر ہونے میں شک کرے خود کافر

---

121 ۔ فتاویٰ رضویہ، کتاب السیر، رسالہ "سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح "15/ 430

122 ۔ جیسے تھانوی صاحب کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی جناب میں ان کی سخت گالی ۱۳۱۹ھ میں چھپی اس سے پہلے اپنے آپ کو سنی ظاہر کرتے بلکہ ایک وقت وہ تھا کہ مجلس میلاد مبارک وقیام میں شریک اہل اسلام ہوتے۔ کاتب عفی عنہ

123 ۔الدر المختار، کتاب الجهاد باب المرتد، 6/ 356

ہے۔ اپنا اور اپنے دینی بھائیوں عوام اہل اسلام کا ایمان بچانا ضرور تھا لاجرم حکم کفر دیا اور شائع کیا ﴿وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ﴾[124] (اور ظالموں کی یہی سزا ہے)

تمہارا سب عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾[125]

کہدو کہ آیا حق اور مٹا باطل، بے شک باطل کو ضرور مٹنا ہی تھا۔

اور فرماتا ہے:

﴿لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۙۚ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ﴾[126]

دین میں کچھ جبر نہیں، حق راہ صاف جدا ہو گئی گمراہی سے۔

یہاں چار مرحلے تھے:

(1) جو کچھ ان دشنامیوں نے لکھا، چھاپا ضرور وہ اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین و دشنام تھا۔

(2) اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی توہین کرنے والا کافر ہے۔

(3) جو انہیں کافر نہ کہے، جو ان کا پاس لحاظ رکھے، جو ان کی اُستادی یا رشتے یا دوستی کا خیال کرے وہ بھی ان ہی میں سے ہے، ان ہی کی طرح کافر ہے، قیامت میں ان کے

---

124 ۔ الحشر: 59/ 17

125 ۔ بنی اسرائیل: 17/ 81

126 ۔ البقرۃ: 2/ 256

ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا۔

(4) جو عُذر و مکر، جُہّال و ضُلّال یہاں بیان کرتے ہیں سب باطل و ناروا اور پادر ہوا ہیں۔

یہ چاروں بحمد اللہ تعالیٰ بروجہ اعلیٰ واضح روشن ہوگئے جن کے ثبوت قرآن عظیم ہی کی آیات کریمہ نے دیئے۔ اب ایک پہلو پر جنت و سعادت سرمدی، دوسری طرف شقاوت و جہنم ابدی ہے، جسے جو پسند آئے اختیار کرے مگر اتنا سمجھ لو کہ محمد رسول اللہ عزّوجلّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا دامن چھوڑ کر زید و عمرو کا ساتھ دینے والا کبھی فلاح نہ پائے گا، باقی ہدایت ربُ العزت کے اختیار میں ہے۔

بات بحمد اللہ تعالیٰ ہر ذی علم مسلمان کے نزدیک اعلیٰ بدیہیات سے تھی مگر ہمارے عوام بھائیوں کو مُہریں دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے، مہریں علمائے کرام حرمین طیبین سے زائد کہاں کی ہوں گی جہاں سے دین کا آغاز ہوا اور بحکم احادیثِ صحیحہ کبھی وہاں شیطان کا دَور دورہ نہ ہوگا لہٰذا اپنے بھائیوں کی زیادتِ اطمینان کو مکہ معظّمہ و مدینہ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیانِ عِظام کے حُضور فتویٰ پیش ہوا جس خوبی و خوش اُسلوبی و جوشِ دینی سے ان عمائدِ اسلام نے تصدیقیں فرمائیں بحمد اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ کتاب مستطاب "حُسَامُ الْحَرَمَیْنِ عَلٰی مَنْحَرِ الْکُفْرِ وَالْمَیْنِ" میں گرامی بھائیوں کے پیش نظر اور ہر صفحہ کے مقابل سلیس اردو میں اس کا ترجمہ **"مُبین احکام وتصدیقاتِ اَعلام"** جلوہ گر۔

الٰہی !اسلامی بھائیوں کو قبولِ حق کی توفیق عطا فرما اور ضد و نفسانیت یا تیرے اور تیرے حبیب کے مُقابل، زید و عمرو کی حمایت سے بچا صدقہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی وجاہت کا، آمین، آمین، آمین۔ والحمد للہ رب العالمین و افضل الصلاۃ و اکمل السلام علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ و حزبہ اجمعین. آمین

مآخذومراجع

کلام اللہ تعالی

کُتبِ تفسیر

(1) **تفسیر الطّبری** للإمام أبی جعفرمحمدبن جریرالطبَری (ت۳۱۰ھ)، مطبوعۃ:دار الکتب العلمیّۃ ،بیروت،الطبعۃ الرابعۃ:۱۴۲۶ھ۔ ۲۰۰۵م

(2) **التفسیر الکبیر**للإمام فخرالدین أبوعبداللہ محمدبن عمرالرّازی متوفی٦۰٦ھ، مطبوعۃ:دار إحیاء التراث العربی،بیروت، الطبعۃ الثالثۃ۱۴۲۰ھ.۱۹۹۹م

(3) **غرائب القرآن ورغائب الفرقان** لنظام الدین الحسن بن محمد بن حسین القمي النیسابوري المتوفی: ۸۵۰ھ، مطبوعۃ:دار الکتب العلمیّۃ ،بیروت

(4) **الدر المنثور في التفسیر بالمأثور** لعبد الرحمن بن أبي بکر، جلال الدین السیوطي المتوفی: ۹۱۱ھ، مطبوعۃ: دار الفکر بیروت

کُتبِ حدیث

(5) **صحیح البخاری** للإمام الحافظ أبی عبد اللہ محمد بن إسماعیل البخاری (ت۲۵٦ھ)مطبوعۃ:دار الکتب العلمیّۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ. ۱۹۹۹م

(6) **صحیح مسلم** للإمام مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری (ت۲٦۱ھ)، مطبوعۃ: دارإحیاء التراثی العربی،بیروت

(7) **سُنَن أبی داود** للإمام الحافظ المصنف المتقن أبی داود سلیمان بن الأشعث السجستانی الأزدی (ت ۲۷۵ھ)،مطبوعۃ:دار ابن حزم،بیروت، الطبعۃ الأولیٰ۱۴۱۸ھ.۱۹۹۷م

(8) **سُنَن ابن ماجة** للإمام المحدث أبي عبد الله محمد بن يزيد القزويني (ت٢٧٣هـ)،مطبوعة:دارالكتب العلمية،بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤١٩هـ. ١٩٩٨م

(9) **المستدرك على الصحيحين**،للإمام أبوعبدالله محمّدبن عبدالله حاكم نيساپوری (ت٤٠٥هـ)، مطبوعة:دار المعرفة،بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٧هـ.٢٠٠٦م

(10) المسند لأحمد للحافظ أحمدبن محمّدبن حنبل (ت٢٤١هـ)،مؤسّسة الرسالة،بيروت،الطبعة الأولىٰ ١٤١٦هـ.١٩٩٥م

(11) **المعجم الكبير** للإمام الحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب اللخمي الطبراني(ت٣٦٠هـ)،مطبوعة:دار الكتب العلميّة،بيروت،الطبعة الأولىٰ ١٤٢٠هـ.١٩٩٩م

(12) **شعب الإيمان** للإمام الحافظ أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي (ت٤٥٨هـ)، مطبوعة:مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض الطبعة: الأولى، ١٤٢٣هـ. ٢٠٠٣م

كتب فقه

(13) **الفتاوىٰ الهندية** للعلّامة الهمّام مولانا الشيخ نظام الدين الحنفي وجماعة من عُلماء الهند الأعلام، مطبوعة:دار المعرفة،بيروت،الطبعة الثالثة ١٣٩٣هـ -١٩٧٣م

(14) **كتاب الخراج** لأبي يوسف يعقوب بن إبراهيم بن حبيب بن سعد بن حبتة الأنصاري (المتوفى: ١٨٢) مطبوعة:المكتبة الأزهرية للتراث

(15) **المحيط البرهاني** للإمام برهان الدين أبي المعالي محمود بن أحمد بن عبد العزيز بن عمر البخاري الحنفي المعروف بابن مازة (ت٦١٦هـ)، مطبوعة:دارالكتب العلمية،بيروت،الطبعة الأولىٰ١٤٢٤هـ.٢٠٠٤

(16) **الفتاویٰ التاتارخانیۃ** للإمام الفقیہ عالم بن علاء الأندربتی الحنفی (ت٧٨٦ھ)،مطبوعۃ:مکتبۃ فاروقیۃ،کوئٹۃ

(17) **ردّ المحتار** للإمام الهمام الفقیہ العلّامۃ السید محمد أمین بن عمر عابدین الشامی الحنفی (ت ١٢٥٢ھ)،مطبوعۃ:دار المعرفۃ،بیروت،الطبعۃ الأولیٰ١٤٢٠ھ. ٢٠٠٠ م

(18) **البحر الرائق شرح کنز الدقائق** للعلّامۃ الشیخ زین الدین بن إبراهیم بن محمد بن بکر المعروف بابن نجیم المصری الحنفی(ت٩٧٠ھ)، مطبوعۃ: دار الکتب العلمیۃ،بیروت،الطّبعۃ الأولیٰ ١٤١٨ھ. ١٩٩٧م

(19) **الفتاوی البزّازیۃ علی هامش الهندیۃ** للشیخ الإمام حافظ الدین محمد بن محمد بن شهاب المعروف بابن البزار الکردری الحنفی(ت٨٢٧ھ)، مطبوعۃ:دارالمعرفۃ، بیروت، الطبعۃ الثالثۃ١٣٩٣ھ-١٩٧٣م)

(20) **مجمع الأنهر فی شرح ملتقی الأبحر** للعلّامۃعبدالرحمن بن محمّدکلیوبی الحنفی(ت١٠٧٨ھ)،مطبوعۃ:دار الکتب العلمیۃ،بیروت،الطبعۃ الأولیٰ١٤١٩ھ .١٩٩٨م

(21) **الفتاویٰ الهندیۃ** للعلّامۃ الهمّام مولانا الشیخ نظام الدین الحنفی وجماعۃ من عُلماء الهند الأعلام، مطبوعۃ:دارالمعرفۃ،بیروت،الطبعۃ الثالثۃ ١٣٩٣ ھ -١٩٧٣م

(22) **المحیط البرهانی** للإمام برهان الدین أبی المعالی محمود بن أحمد بن عبد العزیز بن عمر البخاری الحنفی المعروف بابن مازۃ (ت٦١٦ھ)، مطبوعۃ:دارالکتب العلمیۃ،بیروت،الطبعۃ الأولیٰ١٤٢٤ھ.٢٠٠٤

(23) **الفتاویٰ التاتارخانیۃ** للإمام الفقیہ عالم بن علاء الأندربتی الحنفی (ت٧٨٦ھ)، مطبوعۃ:مکتبۃ فاروقیۃ،کوئٹۃ

(24) **ردّ المحتار** للإمام الهمام الفقيه العلّامة السيد محمد أمين بن عمر عابدين الشامي الحنفي (ت ١٢٥٢هـ)، مطبوعة: دار المعرفة،بيروت،الطبعة الأولى١٤٢٠هـ. ٢٠٠٠م

(25) **البحر الرائق شرح كنز الدقائق** للعلّامة الشيخ زين الدين بن إبراهيم بن محمد بن بكر المعروف بابن نجيم المصري الحنفي (ت٩٧٠هـ)، مطبوعة: دار الكتب العلمية،بيروت،الطّبعة الأولى ١٤١٨هـ. ١٩٩٧م

(26) **الفتاوى البزّازية على هامش الهندية** للشيخ الإمام حافظ الدين محمد بن محمد بن شهاب المعروف بابن البزار الكردري الحنفي(ت٨٢٧هـ)، مطبوعة:دار المعرفة، بيروت، الطبعة الثالثة١٣٩٣هـ-١٩٧٣م

(27) **مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر** للعلّامةعبدالرحمن بن محمّدكليوبي الحنفي(ت١٠٧٨هـ)مطبوعة:دار الكتب العلمية،بيروت،الطبعة الأولى ١٤١٩هـ .١٩٩٨م

(28) **خلاصة الفتاوى** للشيخ طاهر بن أحمد بن عبد الرشيد بن الحسن الإمام افتخار الدين البخاري الحنفي السرخسي(ت٥٤٢هـ) مع مجموعة الفتاوى،مكتبةرشيدية،كوئٹة

(29) **الفتاوى الخيرية على هامش تنقيح الفتاوى الحامدية** للعلّامة خير الدين بن أحمد الأيوبي الرملي الحنفي(ت١٠٨١هـ)،مطبوعة:مكتبة حقانية،بشاور

(30) مجموعة رسائل ابن عابدين للإمام الهمام الفقيه العلّامة السيد محمد أمين بن عمر عابدين الشامي الحنفي (ت ١٢٥٢هـ)، مطبوعة: سهيل اكيڈمی کراچی

(31) **العطاء النبوية في الفتاوى الرضوية** لإمام أهل السنة الحاج الحافظ القاري الشاه أحمد رضا خان الحنفي (ت١٣٤٠هـ)، مطبوعه:رضافاؤنڈيشن، لاهور، طبعة:١٤٢٧هـ-٢٠٠٦م

(32) **الحديقة الندية شرح الطريقة المحمدية** لعارف بالله ناصح الامة عبد الغنى بن اسماعيل النابلسى الدمشقى الحنفى المتوفى١١٤٣ھ
مطبوعہ: مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد

(33) **جامع الفصولين** للامام الفصيل الجليل محمد بن اسرائيل الشهير بابن قاضى سهاونه، مطبوعہ: امیر حمزہ کتب خانہ قندھار ،افغانستان

دیگر کتب

(34) **الزهد** للحافظ أحمدبن محمّدبن حنبل (ت٢٤١ھ)، مطبوعہ: دار الكتب العلمية، بيروت،الطبعة الأولىٰ ١٤٢٠ھ .١٩٩٩م

(35) **الفقه الأكبر** لأبي حنيفة النعمان بن ثابت (المتوفى : ١٥٠ھ) مطبوعہ: مجلس دائرة المعارف العثمانية بحيدر آباد دكن هند

(36) **منح الروض الأزهر شرح الفقه الأكبر** لأبی الحسن نور الدين علي بن سلطان محمد الهروي المعروف بالملا على القاري (المتوفى١٠١٤ھ)
مطبوعہ: دار البشائر الاسلامية، بيروت

(37) **كتاب الوصية** لأبي حنيفة النعمان بن ثابت (المتوفى : ١٥٠ھ)
مطبوعہ: دار ابن حزم، بيروت

(38) **الشفاء بتعريف حقوق المصطفىﷺ** لأبی الفضل عياض بن موسى بن عياض المالكى (المتوفى: ٥٤٤ھ) مطبوعة:دار الكتب العلمية،بيروت

(39) **شرح الشفاء** لأبی الحسن نور الدين علي بن سلطان محمد الهروي المعروف بالملا على القاري (المتوفى١٠١٤ھ) مطبوعة:دار الكتب العلمية،بيروت

(40) **نسيم الرياض في شرح الشفاء** لشهاب الدين أحمد بن محمد الخفاجي المصري (المتوفى١٠٦٩ھ) مطبوعة:دار الكتاب العربي،بيروت

(41) **مکتوبات أمام ربانی** لأمام الربانی شیخ احمد السرهندی (المتوفی١٠٣٤ھ) مطبوعة: مکتبة سعیدیة بشاور

(42) **دیوبندی مذھب** للعلامة غلام مهر علی، مطبوعة: تنظیم اهلسنت پاکستان

(43) **براهین قاطعه بجواب انوار ساطعه** لخلیل احمد السهانبوری الدیوبندی مطبوعة: دار الاشاعت کراچی

(44) **حفظ الایمان مع بسط البنان** لأشرف علی التهانوی، مطبوعة: دار الکتاب دیوبند

جمعیت اشاعت اهلسنت پاکستان
اشداء علی الکفار رحماء بینهم

جمعیّتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

مدارسِ حفظ وناظرہ (للبنین، للبنات)

جمعیّتِ اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کو حفظ وناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآنِ پاک حفظ وناظرہ کی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔

درسِ نظامی (للبنین، للبنات)

جمعیّتِ اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی درسِ نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

تخصص فی الفقہ الاسلامی

جمعیّتِ اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی تخصص فی الفقہ الاسلامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دارالافتاء

جمعیّتِ اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت مسلمانوں کے روزمرہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دارالافتاء بھی قائم ہے۔

مفت سلسلۂ اشاعت

جمعیّتِ اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

کُتب لائبریری

جمعیّتِ اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء کرام کے نادر ونایاب مخطوطات، عربی واردو کُتب مطالعہ کے لئے دستیاب ہیں۔

روحانی پروگرام

جمعیّتِ اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ہر اتوار عصر تا مغرب ختمِ قادریہ اور خصوصی دعا۔ تسکینِ روح اور تقویتِ ایمان کے لئے شرکت کریں۔

النور اکیڈمی

جمعیّتِ اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت دینی ودنیاوی تعلیم کے حسین امتزاج سے اپنے بچوں اور بچیوں کو مزین کریں۔ صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔

درسِ شفاء شریف

جمعیّتِ اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت خواتین کے لئے ہر پیر ومنگل صبح دس سے گیارہ بجے درس ہوتا ہے جس میں شرکت کے لئے صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔